

الذُرَّةُ الْبَيْضَاءُ

في مناقب

فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ عليها السلام

PDFBOOKSFREE.PK

(سَيِّدَةُ كَانَنَاتِ عليها السلام)

شيخ الاسلام ذاكر محمد طاهر القادري

الأربعين :

الدُّرَّةُ الْبَيضَاءُ

فِي مَنَاقِبِ

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءُ عليها السلام

(سَيِّدَةُ كَانَنَاتِ عليها السلام)

شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنْهَاجُ الْقُرْآنِ پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

فہرست

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ
❖	مقدمہ	۱۱
۱	آل فاطمہ سلام اللہ علیہا اہل البيت	۱۵
۲	سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھرانہ اہل بیت ہے ❖	
۳	آل فاطمہ سلام اللہ علیہا اہل کساء	۱۸
۴	سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے ❖	
۵	فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء العالمین	۲۱
۶	سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں ❖	
۷	فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء اہل الجنة و ابناہا سیدا	
۸	شباب اہل الجنة	
۹	سیدہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے رضی اللہ عنہما	۲۵
۱۰	جنتی جوانوں کے سردار ہیں ❖	
۱۱	حرم اللہ فاطمہ سلام اللہ علیہا و ذُریتہا علی النار	۲۹
۱۲	اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور آل فاطمہ سلام اللہ علیہم پر جہنم کی آگ حرام کر دی ❖	
۱۳	ام فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل النساء	۳۱
۱۴	سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں ❖	

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۸۰/۱-۳ پی آئی وی،
 مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۳-۲۰ جنرل و ایم/۳
 ۹۷-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر
 ۲۳۳۱۱-۶۷ این۔اے ڈی (لائبریری)، مؤرخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومت
 آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت انتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/۹۲، مؤرخہ ۲
 جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی
 لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۵۶	رضاء فاطمة سلام اللہ علیہا رضاء النبی ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا مصطفیٰ ﷺ کی رضا	۱۳
۵۹	من أغضب فاطمة سلام اللہ علیہا أغضب النبی ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا خفا تو مصطفیٰ ﷺ خفا	۱۵
۶۰	إن الله يغضب لغضب فاطمة سلام اللہ علیہا ویرضی لرضاہا اگر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا خفا تو اللہ خفا..... ان کی رضا اللہ کی رضا اللہ خفا	۱۶
۶۱	من آذى فاطمة سلام اللہ علیہا فقد آذى النبی ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف	۱۷
۶۳	عدو لفاطمة سلام اللہ علیہا عدو للنبی ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن مصطفیٰ کا دشمن	۱۸
۶۹	من أبغض أهل بیت فاطمة سلام اللہ علیہا فقد دخل النار و لعن الله علیہ سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے	۱۹
۶۹	أسر النبی ﷺ إلى فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا سیدہ سلام اللہ علیہا رازدار مصطفیٰ ﷺ	۲۰
۷۳	فاطمة سلام اللہ علیہا شجعة من النبی ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا... شجر رسالت کی شاخ شمر بار	۲۱
۷۶	شهادة النبی ﷺ لعفة فاطمة سلام اللہ علیہا و عرضہا عصمت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ... خود محمد مصطفیٰ ﷺ	۲۲

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۳۳	قول الرسول ﷺ فداک أبی وأُمی یا فاطمة! فرمان رسول ﷺ فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان	۷
۳۵	فاطمة سلام اللہ علیہا بضعة من رسول الله ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا... لخت جگر مصطفیٰ ﷺ	۸
۴۰	كان النبی ﷺ يقوم لفاطمة سلام اللہ علیہا و یرحب بہا و یقبل یدہا و یجلسہا فی مکانہ عند قدمہا إلیہ حباً لہا حضور ﷺ آہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے	۹
۴۳	بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کمرلی مبارک بچھا دیتے	۱۰
۴۴	بداية سفر النبی ﷺ من بیت فاطمة سلام اللہ علیہا و انتہائہ إلیہا سفر مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء بیت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے ہوتی	۱۱
۴۷	فاطمة سلام اللہ علیہا أحب الناس إلی النبی ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا... رُوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا مرکز خاص	۱۲
۵۲	ما تحان أحد أشبه بالنبی ﷺ من فاطمة سلام اللہ علیہا فی عاداتہا عادات و اطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا	۱۳

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۹۲	انہا اول اہل النبی ﷺ لحوقاً بہ بعد وفاته ﷺ وصال مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپ ﷺ سے ملیں ۵	۳۰
۹۵	انہا علمت بوفاتها ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا ۵	۳۱
۹۵	غص اہل الجمع ابصارها عند مرور فاطمة الزہراء سلام اللہ علیہا یوم القيامة اكراماً لها	۳۲
۹۷	ﷺ روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کی آمد پر سب اہل محشر ٹکائیں جھکالیں گے ۵	۳۷
۱۰۰	منظر مرور فاطمة سلام اللہ علیہا علی الصراط مع سبعین ألف جارية من الحور العين	۳۳
۱۰۰	ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر ۵	۳۴
۱۰۲	تحمل فاطمة سلام اللہ علیہا علی ناقۃ النبی ﷺ یوم القيامة ﷺ روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی ۵	۳۵
۱۰۳	فاطمۃ سلام اللہ علیہا علاقۃ لمیزان الآخرة ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا آخری ترازو کا دستہ ہیں ۵	۳۶
۱۰۵	اول من یدخل الجنة مع النبی ﷺ فاطمة و زوجها و ابناہا سلام اللہ علیہا	۳۷
۱۰۵	ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا اور ان کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا ۵	۳۸

صفحہ	مشمولات	نمبر شمار
۷۷	امر اللہ النبی ﷺ بتزویج فاطمة سلام اللہ علیہا من علی بن ابی طالب ﷺ	۲۳
۷۷	ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا ۵	۲۴
۷۹	حفل زفاف فاطمة سلام اللہ علیہا فی الملاء الاعلیٰ و مشاركة اربعمین ألف ملک فیہ	۲۵
۷۹	ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت ۵	۲۶
۸۱	دعاء النبی ﷺ لفاطمۃ سلام اللہ علیہا و ذریعتها ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دعائے برکت ۵	۲۷
۸۳	لم یؤذن لعلی بزواج ثان فی حیاة فاطمة الزہراء سلام اللہ علیہا ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی ۵	۲۸
۸۵	ورث النبی ﷺ اوصافہ لابناء فاطمة الزہراء سلام اللہ علیہم ﷺ اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہم . وارثان اوصاف مصطفیٰ ﷺ ۵	۲۹
۸۷	ذریۃ فاطمة سلام اللہ علیہا ذریۃ النبی ﷺ ﷺ اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہم ذریعت مصطفیٰ ﷺ ۵	۳۰
۸۹	ینقطع کل نسب و سب یوم القيامة إلا نسب فاطمة و سبہا	۳۱
۸۹	ﷺ روز محشر نسب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا ۵	۳۲

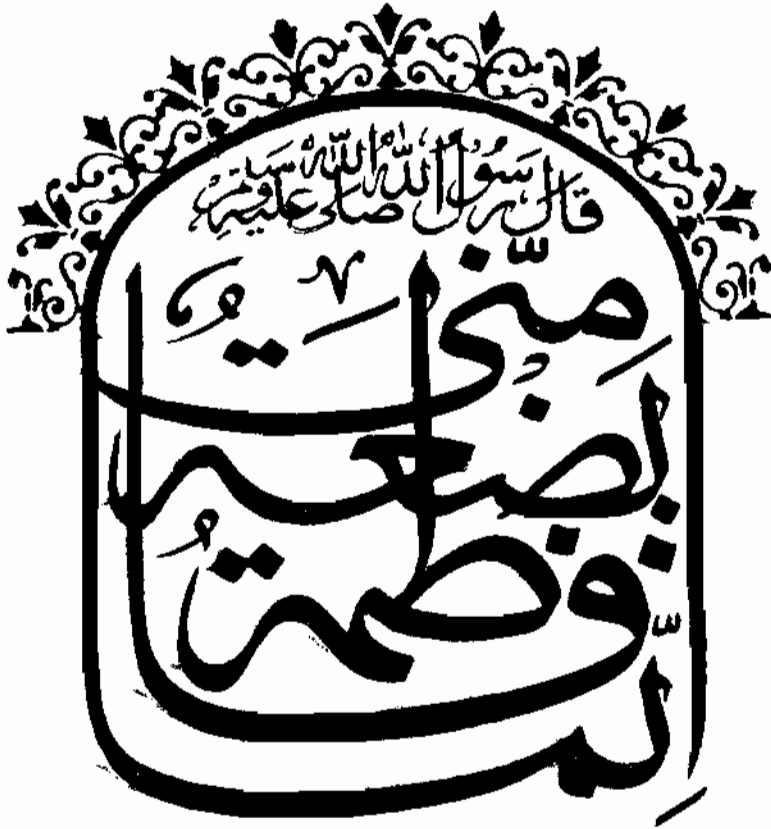
مَقَدِّمَةٌ

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں علامہ اقبالؒ کا

منظوم نذرانہ عقیدت

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہراؑ عزیز
نور چشم رحمتہ للعالمین
آں امام اولین و آخرین
آں کہ جاں در پیکر گیتی دمید
روزگار تازہ آئیں آفرید
بانوئے آں تاجدارِ ہلّ اتی
مرغی مشکل کشا شیر خدا
پادشاہ و کلبہ ایوان او
یک حسام و یک زرہ سامان او
مادر آں مرکز پرکارِ عشق
مادر آں کاروان سالارِ عشق
آں یکے شمع شبستانِ حرم
حافظِ جمعیتِ خیرالام
تاشعید آتشِ پیکار و کیں
پشتِ یازد بر سر تاج و تکیں
واں دگر مولائے ابرارِ جہاں
قوتِ بازوئے اجراءِ جہاں
مر نوائے زندگی سوز از حسین
اہلِ حق حریتِ آموز از حسین

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ
۳۷	مَسْكَنُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي قَبَةِ بَيْضَاءَ سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ ہر روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہوگا۔	۱۰۷
۳۸	إِنَّ فَاطِمَةَ وَ زَوْجَهَا وَ ابْنَاهَا سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَ مِنْ أَحْبَبِهِمْ مَجْتَمِعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ہیچنچن پاک اور اُن کے تمام محب قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔	۱۰۸
۳۹	قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ... "فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيهَا" فرمانِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ... "بعد از مصطفیٰ ﷺ افضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔"	۱۱۰
۴۰	قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ... "فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا أَحَبُّ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيهَا" فرمانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ... "بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں۔"	۱۱۱
•	مَآخِذُ وَمَرَاجِعُ	۱۱۳



بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے

سیرت فرزند با از امہات
جوہر صدق و صفا از امہات
مرزب تسلیم را حاصل بتول
مادران را اسوۂ کامل بتول
بہر محتاجے دلش آن گونہ سوخت
با یہودے چادر خود را فروخت
نوری و ہم آتشی فرمانبرش
گم رضائش در رضائے شوہرش
آن ادب پروردہ صبر و رضا
آسیا گردان و لب قرآن سرا
گریہ ہائے او ز بالیں بے نیاز
گوہر افشانے، بدامان نماز
اشک او برچید جبریل از زمین
ہیچو شبنم ریخت بر عرش بریں
رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفیٰ است
در نہ گرد ترپش گردیدے
سجدہ با برخاک او پاشیدے^(۱)

فصل: ۱

آل فاطمة سلام الله علیہا أهل البيت

﴿سیدہ کائنات سلام الله علیہا کا گھرانہ اہل بیت ہے﴾

۱۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ: أن رسول الله ﷺ كان يمرُّ بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر، يقول: الصلاة! يا أهل البيت: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (۱)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (۶) ماہ تک حضور نبی

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۲، رقم: ۳۲۰۶

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۵۹، ۲۸۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۱، رقم: ۱۳۳۱، ۱۳۳۲

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۲

۵۔ شیبانی، الآحاد والاشان، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۳

۶۔ عبد بن حمید، المسند، ۷: ۳۶۷، رقم: ۱۲۲۳

۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۷۲، رقم: ۴۷۳۸

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۶، رقم: ۲۶۷۱

۹۔ بخاری نے ’الکتبی (ص: ۲۵، رقم: ۲۰۵)‘ میں ابو الجراء سے حدیث روایت کی ہے،

جس میں آپ ﷺ کے اس عمل کی مدت نو (۹) ماہ بیان کی گئی ہے۔

۱۰۔ عبد بن حمید نے ’المسند (ص: ۷۳، رقم: ۳۷۷۵)‘ میں امام بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۔ ابن حبان نے ’طبقات المحمّدین باسہبان (۱۳۸: ۴)‘ میں حضرت ابوسعید خدری

ؓ سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی۔“

اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے): اے اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

۲۔ عن أبي سعيد الخدري ع في قوله: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَيْنَ ع۔ (۲)

”حضرت ابوسعید خدری ع نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے۔ کے

۱۲۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۲: ۲۱۸

۱۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبویہ، ۲: ۱۳۴

۱۴۔ حزی، تہذیب اکمال، ۳۵، ۲۵۰، ۲۵۱

۱۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۸۳

۱۶۔ سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۵: ۶۱۳) میں حضرت ابوسعید خدری ع سے روایت کی ہے۔

۱۷۔ سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور (۶: ۶۰۷) میں حضرت ابوالخیر ع سے روایت کی ہے۔

۱۸۔ شوکانی، فتح القدیر، ۴: ۲۸۰

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۳۲۵۱

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳۱، رقم: ۳۷۵۱

۳۔ ابن حبان، طبقات المحدثین بسبیلان، ۳: ۳۸۳

۴۔ ذہیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۸

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲: ۶۲۲

فصل: ۲

آل فاطمة سلام الله عليها أهل كساء

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے﴾

۳۔ عن صفیة بنت شیبہ، قالت. قالت عائشة رضی اللہ عنہا: خرج النبی ﷺ غداةً وعلیہ مرطٌ مَرَحَلٌ من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی رضی اللہ عنہما فأدخله، ثم جاء الحسين ﷺ فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی اللہ عنہا فأدخلها، ثم جاء علی ﷺ فأدخله، ثم قال: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔ (۳)

”صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔

(۳) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۱۸۸۳: ۳، رقم: ۲۳۲۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۱۳۹

۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۳۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۶، ۷

۸۔ بغوی، معالم التنزیل، ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۳۸۵

۱۰۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵

پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

۴۔ عن عمر بن أبی سلمة ربيب النبی ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآية على النبی ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ في بيت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا ﷺ فجعلهم بكساء، و علی ﷺ خلف ظهره فجعلهم بكساء، ثم قال: اللهم! هؤلاء أهل بيتي، فأذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيراً۔ (۴)

”پروندہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی

(۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، ۶۶۳، رقم: ۳۲۰۵، ۳۷۸۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۵۸۷، رقم: ۹۹۳

۴۔ بیہقی نے ’السنن الکبریٰ‘ (۲: ۱۵۰) میں یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۳۵۱، رقم: ۳۵۵۸

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۳، رقم: ۲۶۶۲

اکرم ﷺ پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے .. نازل ہوئی؛ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؑ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی ؑ حضور ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک و صاف کر دے۔“

فصل: ۳

فاطمہ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء العالمین

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں﴾

۵۔ عن عائشة رضي الله عنها، أن النبي ﷺ قال و هو في مرضه الذي توفي فيه: يا فاطمة! ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء العالمين و سيدة نساء هذه الأمة و سيدة نساء المؤمنين! (۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں اور مومنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!“

۶۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: أقبلت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشي النبي ﷺ، فقال النبي ﷺ: مرحبا بابنتي۔ ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم أسر إليها حديثا فبكت، فقلت لها: لم تبكين؟ ثم أسر إليها حديثا فضحكت، فقلت: ما رأيت كالיום فرحا أقرب من

(۵) ۱۔ حاکم نے المستدرک (۳: ۷۰، رقم: ۳۷۳۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۶، رقم: ۸۵۱۷

۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷، ۲۳۸

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶، ۲۷

۶۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۹: ۲۵، رقم: ۸۲۹۵

۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۳، رقم: ۳۷۹۹

۱۰۔ بیہقی، الاعتقاد، ۳۲۷

۱۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۱۲۶

۱۲۔ خطیب بغدادی، موضع اُوپام الجمع والتفریق، ۲: ۳۱۳

۱۳۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۰۷، ۱۰۸، رقم: ۲۰۱

۱۴۔ ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۸) میں یہ حدیث حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۱۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۳۸

۱۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی حمیز الصحابہ، ۳: ۴۰۵

۱۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۲۲: ۷

۱۸۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۳

۱۹۔ شوکانی، فتح القدیر، ۳: ۲۷۹

حزن، فسألتهما عما قال، فقالت: ما كنت لأقشِي مِرَّ رسول الله ﷺ، حتى قُبِضَ النبي ﷺ، فسألتهما، فقالت: أَسْرَ إِلَيَّ: إن جبريل كان يُعارضني القرآن كلَّ سنة مرة، وإنه عارضني العام مرتين، ولا أراه إلا حضر أجلي، وإنك أول أهل بيتي لحاقا بي۔ فبكيتُ، فقال: أما ترضين، أن تكوني سيدة نساء أهل الجنة، أو نساء المؤمنين! فضحكك لذلك۔ (۶)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی نخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے) پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آپ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر

(۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱۳۲۶: ۳، رقم: ۳۳۲۶، ۳۳۲۷

۲۔ مسلم، الصحیح، ۱۹۰۴: ۳، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۸۲

والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملوگی۔ اس بات نے مجھے دلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔“

۷۔ عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: قال رسول الله ﷺ: يا فاطمة! ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين، أو سيدة نساء هذه الأمة! (۷)

”حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو!“

۸۔ عن أبي هريرة رضى الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فاستأذن الله في زيارتي، فبشرنى أو أخبرني:

(۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۲۳۱۷: ۵، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، الصحیح، ۱۹۰۵: ۳، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷، رقم: ۲۶۲۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۷، رقم: ۱۳۳۲

۵۔ طبرانی، المعجم، ۱۹۶: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷

۷۔ دولابی، الذریعۃ الطاہرہ، ۱۰۱: ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۱۳۰

فصل: ۴

فاطمۃ سلام اللہ علیہا سیدۃ نساء اہل الجنة و ابنہا

سیدۃ شباب اہل الجنة

﴿سیدۃ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی

جوانوں کے سردار ہیں﴾

۹۔ عن حذیفۃ ؓ، قال: قال رسول اللہ ﷺ: إِنَّ هَذَا مَلَكًا لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيَّ وَيُشِيرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (۹)

”حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۹) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، رقم: ۳۷۸۱

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، ۹۵، رقم: ۸۳۶۵، ۸۳۹۸

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۵۸: ۷۶، رقم: ۱۹۳، ۲۶۰

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۹۱

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۸۸، رقم: ۱۴۰۶

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۱

۷۔ حاکم، المسند رک، ۳: ۱۶۳، رقم: ۴۷۲۲، ۴۷۲۱

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۵

۹۔ تہذیبی، الاعتقادات، ۳۲۸

۱۰۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۱۹۰

۱۱۔ محب طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی، ۲۲۳

أن فاطمة سيدة نساء أمتي۔ (۸)

”حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔“

(۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۶

۲۔ بخاری، التاريخ الکبیر، ۱: ۲۳۲، رقم: ۷۲۸

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۱: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے محمد بن مروان ذہلی کے، اُسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

۵۔ حزی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱

۱۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: خط رسول اللہ ﷺ فی الأرض أربعة خطوط۔ قال: تدرون ما هذا؟ فقالوا: اللہ ورسوله أعلم۔ فقال رسول اللہ ﷺ: أفضل نساء أهل الجنة: خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد، و آسية بنت مزاحم امرأة فرعون، و مريم ابنة عمران رضی اللہ عنہن اجمعین۔ (۱۱)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

(۱۱) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۹۳، ۳۱۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، ۹۴، رقم: ۸۳۶۳، ۸۳۵۵

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة، ۲: ۷۱، ۷۲، رقم: ۲۵۹، ۲۵۰

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۷۰، رقم: ۷۰۱۰

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۶

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، ۲۰۵، رقم: ۳۸۵۲، ۳۷۵۳

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۱، ۷۲، رقم: ۱۳۳۹

۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۱۱۰، رقم: ۲۷۲۳

۹۔ شیبانی، الأحاد والمثانی، ۵: ۳۶۳، رقم: ۲۹۶۲

۱۰۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۹۷

۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۶، رقم: ۱۱۹۲۸

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۷، رقم: ۱۰۱۹

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۷، رقم: ۲۱

۱۴۔ بیہقی، الاعتقاد، ۳۲۹

۱۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ۳: ۱۸۲، ۱۸۲۲

۱۶۔ نووی، تہذیب الاسماء واللغات، ۲: ۶۰۸

۱۷۔ ذہبی نے ’سیر أعلام النبلاء‘ (۱۳: ۲) میں اسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما سے مرفوع حدیث قرار دیا ہے۔

ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اتر تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: فاطمہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔“

۱۰۔ عن علی بن ابی طالب أن النبی ﷺ قال لفاطمة رضی اللہ عنہا: ألا ترضین أن تكونی سيدة نساء أهل الجنة، و ابنک سیداً شباب أهل الجنة۔ (۱۰)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔“

۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۳: ۱۲۳، ۲۵۲

۱۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۷۷۱

۱۵۔ سیوطی، تدریب الراوی، ۲: ۲۲۵

۱۶۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۱۵۶، ۳۶۳

۱۷۔ امام بخاری نے ’المعجم‘ (۳: ۱۳۶۰) کتاب المناقب میں قرابت رسول ﷺ کے مناقب کا باب باندھتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے کہا: و قال النبی ﷺ: فاطمة سيدة نساء أهل الجنة (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

۱۸۔ امام بخاری نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کے حوالے سے یہی عنوان ’المعجم‘ (۳: ۱۳۷۳) میں دوبارہ باندھا ہے۔

(۱۰) ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۱۰۳، رقم: ۸۸۵

فصل: ۵

حرم الله فاطمة سلام الله عليها و ذريتها على النار

﴿الله تعالى نے فاطمہ اور آلِ فاطمہ پر جہنم کی آگ حرام کر دی﴾

۱۳۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ لفاطمۃ رضی اللہ عنہا: إن الله ﷻك غير معذبك ولا ولدك۔ (۱۳)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔“

۱۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: إن فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله و ذريتها على النار۔ (۱۴)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت

(۱۳)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۱۱۶۸۵

۲۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ سخاوی، انتخاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۷ (۱۳)۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۷، رقم: ۱۰۱۸

۲۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۴۔ ابونعیم، علیہ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۱۸۸

۵۔ سخاوی، انتخاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۱۷، ۱۱۶

نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی تمام عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن اجمعین۔“

۱۲۔ عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ: ألا أبشرك أني سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: سيدات أهل الجنة أربع: مريم بنت عمران، و فاطمة بنت رسول اللہ ﷺ، و خديجة بنت خويلد، و آسية امرأة فرعون۔ (۱۲)

”حضرت صالح رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! (وہ یہ کہ) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہل جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، خدیجہ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔“

۱۸۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۲۳) میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۱۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۴۴۷

۲۰۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۵

۲۱۔ حسینی، البیان والعریف، ۱: ۱۲۳، رقم: ۳۱۶

۲۲۔ مناوی، فیض القدر، ۲: ۵۳

۲۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۴: ۸۳

۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۳۹۳

(۱۲)۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۰، رقم: ۱۳۳۶

فصل: ۶

أم فاطمة سلام الله عليها أفضل النساء

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں﴾

۱۶۔ عن عبد الله بن جعفر، قال: سمعتُ عليَّ بن أبي طالب عليه السلام يقول: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: خيرُ نساءها خديجة بنت خويلد، وخير نساءها مريم بنت عمران۔ (۱۶)

”حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؑ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔“

۱۷۔ عن عبد الله بن جعفر، سمعتُ علياً بالكوفة، يقول: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: خير نساءها مريم بنت عمران، وخير نساءها

(۱۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۲، رقم: ۳۸۷۷

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۶، ۱۳۲

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱: ۳۵۵

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۵۲، رقم: ۱۵۸۰

۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۳

۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۱۳

۷۔ عسقلانی، فتح الباری، ۶: ۳۴۷

۸۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۰۷

۹۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۰۲

کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔“

۱۵۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: إنما سميت بنتي فاطمة لأن الله ﻻ يخلق فطمها و فطم محبتها عن النار۔ (۱۵)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔“

(۱۵) ۱۔ دیلمی، الفردوس برآثر الخطاب، ۱: ۳۳۶، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۴: ۱۰۹، رقم: ۳۳۲۲۷) میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سخاوی نے ’استحباب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف‘ (ص: ۹۶) میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔

خدیجہ بنت خویلد۔

قال أبو كُرَيْبٍ: و أشار و كيع إلى السماء و الأرض۔ (۱۷)

”حضرت عبداللہ بن جعفر ؑ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؑ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔

(۱۷)۔ ۱۔ مسلم، الصحیح، ۱۸۸۶: ۳، رقم: ۲۳۳۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۱۲۶۵: ۳، ۱۳۸۸، رقم: ۳۶۰۴، ۳۲۳۹

۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۹۳: ۵، رقم: ۸۳۵۳

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۸۴: ۱، ۱۴۳

۵۔ عبدالرزاق، المصنف، ۴۹۲: ۷، رقم: ۱۴۰۰۶

۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۳۹۰: ۶، رقم: ۳۲۲۸۹

۷۔ بزار، المسند، ۱۱۵: ۲، رقم: ۴۶۸

۸۔ ابویعلیٰ، المسند، ۳۹۹: ۱، رقم: ۵۲۲

۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۴: ۷، رقم: ۲۴۹

۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۸۴۷: ۲، ۸۵۲، رقم: ۱۵۶۳، ۱۵۷۹، ۱۵۸۳

۱۱۔ شیبانی، الآحاد و الثانی، ۳۸۰: ۵، رقم: ۲۹۸۵

۱۲۔ حاکم، المستدرک، ۵۳۹: ۲، رقم: ۲۸۳۷

۱۳۔ حاکم، المستدرک، ۲۰۳: ۳، ۶۵۷، رقم: ۶۸۴۷، ۶۸۱۹

۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۶، رقم: ۳۶۷

۱۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳، ۱۸، رقم: ۴

۱۶۔ محاطی، الامالی، ۱۸۸، رقم: ۱۶۴

۱۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۳۷، رقم: ۲۸

۱۸۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴، ۱۸۲۳

۱۹۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲، ۳

” (راوی) ابو کریب کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔“ ☆

☆ وضاحت: ان احادیث کا تذکرہ بالا فصل ۳ اور ۴ کی احادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان کی فضیلت زمانی ہے، یعنی اُن کے اپنے اپنے زمانوں میں خواتینِ عالم میں سے کوئی اُن کے ہم پلہ نہ تھی۔ مگر سیدۃ کائنات سلام اللہ علیہا کی افضلیت عمومی اور مطلق ہے، جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔

بقول علامہ اقبال:

مریم	از	یک	نسبت	یعنی	عزیز
از	سہ	نسبت	حضرت	زہرا	عزیز
نور		چشم	رحمۃ		للعالمین
آں	امام	اولین	و		آخرین
بانوی	آں	تاجدار	خلن		اُٹے
مرتضیٰ	مشکل	کشا	شیر		خدا
مادر	آن	مرکز	پرکار		عشق
مادر	آن	کاروان	سالار		عشق
در	نوائے	زندگی	سوز	از	حسینؑ
اہل	حق	حریت	آموز	از	حسینؑ
مزرع	تسلیم	را	حاصل		بتولؑ
مادران	را	اسوہ	کامل		بتولؑ

فصل: ۷

قول الرسول ﷺ فداکِ اُبی و اُمی یا فاطمة!

﴿فرمان رسول ﷺ فاطمة! میرے ماں باپ تجھ پر قربان﴾

۱۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: أن النبی ﷺ کان إذا سافر کان آخر الناس عهداً به فاطمة، و إذا قدم من سفر کان أوّل الناس به عهداً فاطمة رضی اللہ عنہا۔ فقال لها رسول اللہ ﷺ: فداکِ اُبی و اُمی۔ (۱۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

۱۹۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال لفاطمة: فداکِ اُبی و اُمی۔ (۱۹)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

(۱۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، رقم: ۶۹۶۱

۳۔ بیہقی، معجم، ۶۳۱: ۶۳۱، رقم: ۲۵۲۰

(۱۹) شوکانی نے ’در السحاب فی مناقب القراۃ و الصحابہ (ص: ۲۷۹)‘ میں کہا ہے کہ اسے حاکم نے ’المستدرک‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل: ۸

فاطمة سلام اللہ علیہا بضعة من رسول اللہ ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۲۰۔ عن المسور بن مخرمة: أن رسول اللہ ﷺ قال: فاطمة بضعة منی، تمنّ أعصابها أعصابی۔ (۲۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

(۲۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۲۹

۴۔ ابن ابی شیبہ نے ’المصنف‘ (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۵۔ ابوعوانہ، المعتمد، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳

۶۔ شیخانی، الاذکار، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۰

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۱۰۔ دیلمی، الفردوس، ۳: ۱۳۵، رقم: ۴۳۸۹

۱۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصوفیہ، ۲: ۷

۱۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، ۸۰

۱۳۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المہمہ، ۱: ۳۳۱

۱۳۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۵۶: ۸

۱۵۔ حسینی، البیان والتعلیل، ۲۷: ۱

۱۶۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۳۲۱

۱۷۔ محبونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱۱۲: ۲، رقم: ۱۸۳۱

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ اکثر محدثین نے درج ذیل مقامات پر بھی حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان مبارک نقل کیا ہے، جس میں آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بضعۃ عقی فرما کر اپنی جان کا حصہ قرار دیا ہے:

۱۸۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳

۱۹۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۰۰۳، رقم: ۳۹۳۲

۲۰۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷

۲۱۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۲۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۳، ۶۴۳، رقم: ۱۹۹۸، ۱۹۹۹

۲۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۲۸، رقم: ۵۸۲۰، ۵۸۲۲

۲۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷: ۷۸، رقم: ۲۶۵

۲۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۲۳، ۳۲۶، ۳۲۸

۲۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۵۹، رقم: ۱۳۲۳

۱۳۲۷، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵

۲۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۵، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۲۸۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۳۰۲، ۳۰۱، رقم: ۱۳۲۶۸، ۱۳۲۶۹

۲۹۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۱، رقم: ۳۲۳۱، ۳۲۳۳

۳۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۳۱۔ بزار، المسند، ۶: ۱۵۰، رقم: ۲۱۹۳

۳۲۔ ابویعلیٰ، المسند، ۳: ۱۳۳، رقم: ۱۸۱۱

۳۳۔ شیبانی، الاחד والثانی، ۵: ۳۶۲، ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴، ۲۹۵۷

۳۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸، ۱۹، رقم: ۲۱، ۱۸

۳۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۰

۳۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲، ۱۸۳

۳۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۳۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷، ۳۰۸

۳۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۴۰۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۴۱۔ ویلی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۲۲۲، رقم: ۸۸۷

۴۲۔ ویلی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۲۵، رقم: ۳۳۸۹

۴۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

۴۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۴۵۔ بیہقی، زوائد الحارث، ۲: ۹۱۰، رقم: ۹۹۱

۴۶۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۴: ۴۸، رقم: ۵۶، ۵۵

۴۷۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶۲

۴۸۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۴۹۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶

۵۰۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۵۱۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

۵۲۔ ابن قانع، معجم الصحابہ، ۳: ۱۱۰، رقم: ۱۰۷۶

۵۳۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۶: ۲

۵۴۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۲: ۷۳۵

۵۵۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۳: ۱۲۶۵

۵۶۔ مناوی، فیض القدر، ۳: ۱۵

۵۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۱۹، ۱۳۳

۵۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۳۹۳

۵۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۵: ۹۰

۲۱۔ عن محمد بن علی قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۲۱)

”محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

۲۲۔ عن علی رضی اللہ عنہ کہ کان عند رسول الله ﷺ، فقال: أي شيء خير للمرأة؟ فسكتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة: أي شيء خير للنساء؟ قالت: ألا يراهن الرجال۔ فذكرت ذلك للنبي ﷺ، فقال: إنما فاطمة بضعة مني۔ (۲۲)

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہِ نبوی میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کوئی شے بہتر ہے؟ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: بتاؤ

..... ۶۰۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۹: ۳۸۸

۶۱۔ ذہبی، معجم المحمدين: ۹

۶۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۲: ۵۹۹

۶۳۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰

۶۴۔ دارقطنی، سوالات حمزہ: ۸۰، رقم: ۳۰۹

۶۵۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

۶۶۔ سخاوی، استبلا ب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۹۷

(۲۱) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۶

۳۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی: ۸۰، ۸۱

(۲۲) ۱۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶

۲۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۵۵

عورت کیلئے کوئی شے بہتر ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے۔“

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۴۰، ۴۱، ۱۷۵

۵۔ دارقطنی، سوالات حمزہ: ۳۸۰، رقم: ۳۰۹

فصل: ۹

كان النبي ﷺ يقوم لفاطمة سلام الله عليها ويرحب بها و
يقبل يدها و يجلسها في مكانه عند قدومها إليه حباً لها

حضور ﷺ آمد فاطمة سلام الله عليها پر محبتاً کھڑے ہو جائے،
ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے

۲۳۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ
إذا رآها قد أقبلت رحب بها، ثم قام إليها فقبلها، ثم أخذ بيدها فجاء
بها حتى يجلسها في مكانه۔ و كانت إذا رأت النبي ﷺ رحبت به،
ثم قامت إليه فقبلته ﷺ۔ (۲۳)

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرم
ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان
کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی
نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنی طرف

(۲۳)۔ ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، ۳۹۲، رقم: ۹۲۳۷، ۹۲۳۸

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۷، رقم: ۲۹۶۷

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۳۲، رقم: ۳۰۸۹

۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۶۔ بخاری، الادب المفرد، ۳۲۶: ۳۲۶، رقم: ۹۳۷

۷۔ دولابی، الدرر النوریہ الطاہرہ، ۱۰۰: ۱۸۳، رقم: ۱۸۳

تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ
کو بوسہ دیتیں۔“

۲۴۔ عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها أنها قالت: كانت [فاطمة]
إذا دخلت عليه ﷺ رحب بها و قام إليها فأخذ بيدها فقبلها و
أجلسها في مجلسه۔ (۲۴)

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ
فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو
حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے،
اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔“

۲۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: كانت فاطمة إذا
دخلت عليه ﷺ قام إليها فقبلها و رحب بها و أخذ بيدها، فأجلسها
في مجلسه، و كانت هي إذا دخل عليها رسول الله ﷺ قامت إليه
مستقبله و قبلت يده۔ (۲۵)

(۲۴)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۲

۲۔ نسائی، فضائل الصحابة، ۷۸: ۷۸، رقم: ۲۶۲۳

۳۔ ابن راہویہ، المسند، ۸: ۸۱، رقم: ۶

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۶: ۳۶۷، رقم: ۸۹۲۷

۶۔ مقرئ، تعقیب الیہ، ۹۱

۷۔ عسقلانی نے فتح الباری (۵۰: ۱۱) میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے

بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، جبکہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۲۵)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۳

”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔“

فصل: ۱۰

بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام الله عليها

﴿حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کمری

مبارک بچھا دیتے﴾

۲۶۔ عن علیؑ أنه دخل على النبي ﷺ و قد بسط شملته، فجلس عليها هو و فاطمة و علي و الحسن و الحسين، ثم أخذ النبي ﷺ بمجاميعه فعقد عليهم، ثم قال: اللهم ارض عنهم كما أنا عنهم راضٍ۔ (۲۶)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، در آں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضور ﷺ، حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسینؑ بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔“

(۲۶)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۳۸، رقم: ۵۵۱۳

۲۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۶۹: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے عبید بن طفیل کے اور وہ ثقہ ہے، اُس کی کثیت ابوسیدان ہے۔

۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۸۵

۳۔ بیہقی، موارد الطمان: ۵۳۹، رقم: ۲۲۲۳

۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۵۰

۵۔ شوکانی، دُر السحاب فی مناقب القریبہ والصحابہ: ۲۷۹

حاکم نے اس روایت کو شرط بخین پر صحیح قرار دیا ہے۔

بداية سفر النبي ﷺ من بيت فاطمة سلام الله عليها

و انتهائه إليها

﴿ سفر مصطفیٰ ﷺ کی ابتداء اور انتہاء بیت فاطمہ سلام اللہ علیہا

سے ہوتی ﴾

۲۷۔ عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ، قال: كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده بإنسان من أهله فاطمة، و أول من يدخل عليها إذا قدم فاطمة۔ (۲۷)

”حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔“

۲۸۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما: أن النبي ﷺ كان إذا سافر كان آخر الناس عهداً به فاطمة، و إذا قدم من سفر كان أول الناس به عهداً

(۲۸) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۸۷، رقم: ۴۲۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۵۵

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱: ۲۶۱

۴۔ زید بغدادی، تریکۃ النبی ﷺ، ۵۷

فاطمة رضي الله عنها۔ فقال لها رسول الله ﷺ: فداك أبي و أمي۔ (۲۸)

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔“

۲۹۔ عن ابن عباس قال: كان رسول الله ﷺ إذا قدم من سفر قبل ابنته فاطمة۔ (۲۹)

(۲۸) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۳، رقم: ۱۷۹۸

۳۔ حاکم نے ’المستدرک‘ (۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۷) میں اسے حضرت ابو ثعلبہ خثی سے بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، رقم: ۶۹۶

۵۔ بیہقی، موارد الطمان، ۱: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

۶۔ ابن عساکر نے بھی ’تاریخ دمشق و الکبیر‘ (۱۳۱: ۴۳) میں حضرت ابو ثعلبہ خثی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

(۲۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۳۸، رقم: ۴۱۰۵

۲۔ ابویعلیٰ، المستدرک، ۳: ۳۵۲، رقم: ۲۳۶۶

۳۔ بیہقی نے ’معجم الزوائد‘ (۸: ۴۲) میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر الذی یرسلہ: ۱۸۹، رقم: ۳۰۳

۶۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۱۵۵

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔“

فصل: ۱۲

فاطمۃ سلام اللہ علیہا أحب الناس إلى النبی ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا..... رُوئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا

مرکزِ خاص﴾

۳۰۔ عن جُمیع بن عُمر التیمی، قال: دخلت مع عَمَّتِی علی عائشة، فسُئِلْتُ أیُّ الناس کان أحب إلى رسول اللہ ﷺ؟ قالت: فاطمة، فقيل: من الرجال؟ قالت: زوجها، إن کان ما علمت صَوَّامًا قَوَّامًا۔ (۳۰)

”حضرت جمیع بن عمر تیمیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں

(۳۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۱، رقم: ۳۸۷۳

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۳، ۳۰۴، رقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۴۴

۸۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۷۷

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹

۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۳: ۵۱۲

۷۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القریبہ و الصحابہ: ۲۷۳

جاتی ہوں وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔“

۳۱۔ عن ابن بريدة، عن أبيه، قال: كان أحب النساء إلى رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال عليّ۔ (۳۱)

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔“

۳۲۔ عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، قال: أخبرني أسامة بن زيد، قال: كنت جالساً إذ جاء عليٌّ و العباس رضي الله عنهما يستأذنان، فقالا: يا أسامة! أستاذ لنا علي رسول الله ﷺ، فقلت: يا رسول الله! عليٌّ و العباس يستأذنان، فقال: أتدري، ما جاء بهما؟ قلت: لا، فقال النبي ﷺ: لكني أدري، أذن لهما، فدخلا، فقالا: يا رسول الله! جئناك نسألك أيُّ أهلك أحب إليك؟ قال: فاطمة بنت

(۳۱)۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۸

۲۔ نسائی نے السنن الکبریٰ (۵: ۱۳۰، رقم: ۸۴۹۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۹۹، رقم: ۷۲۶۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵

۵۔ ذہبی، سير اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

۶۔ شوکانی، در السحاب فی مناقب القرابة والصحابہ، ۲: ۴۷۴

محمد۔ (۳۲)

”حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما (حاضری کی) اجازت مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں، انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد۔“

۳۳۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم! أيما أحب إليك: أنا أم فاطمة؟ قال: فاطمة أحب

(۳۲)۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۷۸، رقم: ۳۸۱۹

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۷۱، رقم: ۲۶۲۰

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۸۸: ۸۸، رقم: ۶۳۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۰۳، رقم: ۱۰۰۷

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۲، رقم: ۳۵۲۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث الخارہ، ۳: ۱۶۰-۱۶۲، رقم: ۱۳۸۰، ۱۳۷۹

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹، رقم: ۴۹۰

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۷: ۷۸

یہ حدیث حسن ہے۔

إلى منك، و أنت أعزُّ عليَّ منها۔ (۳۳)

”حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے (بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو۔“

۳۳۔ عن ابن أبي نجیح عن أبيه، قال: أخبرني من سمع عليًا علي منبر الكوفة يقول: دخل علينا رسول الله ﷺ فجلس عند رؤوسنا فدعا ببناء فيه ماء فأتى به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا، فقلت: يا رسول الله! أنا أحب إليك أم هي؟ قال: هي أحب إليَّ منك و أنت أعزُّ عليَّ منها۔ (۳۴)

(۳۳)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۳۳، رقم: ۷۶۷۵

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں سلمیٰ بن عقبہ کو میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۴۔ حسینی نے ’البیان والتعریف‘ (۲: ۱۱۸، رقم: ۱۲۳۸) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

۵۔ منادی نے ’فیض القدير‘ (۳: ۲۲۴) میں کہا ہے کہ بیہقی نے اس کے رجال کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۴)۔ ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۳۲، ۶۳۱، رقم: ۱۰۷۶۱

۲۔ نسائی نے ’المسنن الکبریٰ‘ (۵: ۱۵۰، رقم: ۸۵۳۱) میں یہ حدیث مبارکہ مختصراً بیان ←

”ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبر کوفہ پر حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوا لیا۔ آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہ سے؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔“

..... کی ہے۔

۳۔ حمیدی، المسند، ۱: ۲۲، رقم: ۳۸

۴۔ شیبانی نے ’الآحاد والثانی‘ (۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۱) میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

۵۔ ابن جوزی، تذکرة الخواص، ۲۷۶، ۲۷۵

۶۔ ابن اثیر نے ’اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابة‘ (۷: ۲۱۹) میں مختصراً ذکر کیا ہے۔

فصل: ۱۳

ما كان أحد أشبه بالنبي ﷺ من فاطمة سلام الله عليها

في عاداتها

﴿ عادات و اطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر

حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا ﴾

۳۵۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: ما رأيت أحدا أشبه سمنا و ذلا و هديا برسول الله ﷺ في قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله ﷺ۔ (۳۵)

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

(۳۵)۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۰، رقم: ۳۸۷۲

۲۔ ابوداؤد، السنن، ۳: ۳۵۵، رقم: ۵۲۱۷

۳۔ نسائی، فضائل الصحابة: ۷۷، ۷۸، رقم: ۲۶۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶

۶۔ ابن سعد نے ”الطبقات الکبریٰ“ (۲: ۲۳۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۷۔ ابن جوزی، صفحہ الصفوہ، ۲: ۷۶

۸۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۸۳، ۸۵

۳۶۔ عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: ما رأيت أحدا من الناس كان أشبه بالنبي ﷺ كلاما و لا حديثا و لا جلسة من فاطمة۔ (۳۶)

”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے انداز گفتگو میں کسی کو بھی سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔“

۳۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله عنه، قال: لم يكن أحد أشبه برسول الله ﷺ من الحسن بن علي، و فاطمة صلوات الله عليهم اجمعين۔ (۳۷)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ الزہراء (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔“

۳۸۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر

(۳۶)۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، ۳۳۷، رقم: ۹۷۱، ۹۷۲

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، رقم: ۹۲۳۶

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، ۱۷۷، رقم: ۴۷۵۳، ۴۷۵۴

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۳۲، رقم: ۴۰۸۰۹

۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۷۔ ابن رابوہ، المستدرک، ۱: ۸، رقم: ۶

۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۹۶

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

(۳۷)۔ احمد بن حنبل، المستدرک، ۳: ۱۶۳

۳۹۔ عن مسروق: حدثني عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، قالت: إنا كنا أزواج النبي ﷺ عنده جميعا، لم تغادر منا واحدة، فأقبلت فاطمة عليها السلام تمشي، ولا والله ما تخفي مشيتها من مشية رسول الله ﷺ۔ (۳۹)

”حضرت مسروق ؓ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام أزواج مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں، پس اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ڈرہ بھر مختلف نہ تھا۔“

منهن امرأة، فجاءت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله۔ (۳۸)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام أزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔“

(۳۸)۔ ۱۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۳۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۳: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۲۶، رقم: ۸۵۱۷، ۸۵۱۶، ۸۳۶۸

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاة، ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۲۲، ۷۲۳، رقم: ۱۳۲۳

۹۔ شیبانی، فلا حادو الشانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہوہ، المسند، ۱: ۷۱، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے المعجم الکبیر (۲۲: ۲۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو ظہیر ؓ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۲۱۹، رقم: ۱۳۰۳

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷، رقم: ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص، ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

(۳۹)۔ ۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۱۹۰۵، رقم: ۲۳۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۲۲، رقم: ۱۳۲۳

۵۔ طبرانی، المسند، ۱: ۷۱، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ، ۱۰۱: ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، رقم: ۲۰

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

رضاء فاطمة سلام الله عليها رضاء النبي ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا..... مصطفیٰ ﷺ کی رضا﴾

۴۰۔ عن المسور بن مخرمة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة شجنة مني يسطنى ما يبسطها و يقبضني ما يقبضها۔ (۴۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخِ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔“

۴۱۔ عن سعيد بن أبان القرشي، قال: دخل عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب علي عمر بن عبد العزيز، و هو حدث

(۴۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۲۷۳۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷

۴۔ شیبانی، فتا حاد و الثاني، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰

۶۔ بیہقی، مجمع الروايد، ۹: ۲۰۳

۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۳: ۲۰۶

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۱۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

السن و له وفرة، فرفع عمر مجلسه و أقبل عليه، و قضى حوائجه، ثم أخذ عُكْنَةً من عُكْنِهِ، فغمزها حتى أوجعه، و قال: اذكرها عندك للشفاعة۔ فلما خرج لامه قومُه و قالوا: فعلت هذا بغلام حدث! فقال: إن الثقة حدثني حتى كأنني أسمعه من فَي رسول الله ﷺ:

إنما فاطمة بضعة مني، يسرنى ما يسرها۔

و أنا أعلم أن فاطمة رضي الله عنها لو كانت حية، لسرها ما فعلت بابنها۔ قالوا: فما معنى غمزك بطنه، و قولك ما قلت؟ قال: إنه ليس أحد من بني هاشم إلا و له شفاععة، فرجوت أن أكون في شفاععة هذا۔ (۴۱)

”سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، جو کہ ابھی نو عمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے۔ پس (اُن کے آنے پر) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلسِ برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں دردِ محسوس ہوئی، اور فرمایا: یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے

(۴۱) سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف، ۹۶: ۹۷

سخاوی نے اسی کتاب کے صفحہ: ۱۵۰ پر اسی طرح کا ایک واقعہ خود عبداللہ بن حسن سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک کام کے سلسلے میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت پیش آئے تو کوئی آدمی بھیج دیا کریں یا خط لکھ بھیجیں، مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ یوں آپ کو اپنے دروازے پر دیکھوں۔

فصل: ۱۵

من أغضب فاطمة سلام الله عليها أغضب النبي ﷺ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا خفا..... تو مصطفیٰ ﷺ خفا﴾

۴۲۔ عن المسور بن مخرمة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بضعة مني، فمن أغضبها أغضبني۔ (۴۲)

”حضرت مسور بن مخرمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔“

(۴۲)۔ ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹

۴۔ ابن ابی شیبہ نے المصنف (۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علی ؓ سے روایت کی ہے۔

۵۔ ابوعوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳

۶۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۲

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷

۹۔ دیلمی، الفردوس بآثار الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹

۱۰۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۷

۱۱۔ ابن بیکو، غوامض الاسماء المسمیة، ۱: ۳۳۱

۱۲۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نو عمر لڑکے کی اتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں):

”بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو اسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔“

”پھر حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے اُن کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں کچھ لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضرت عمر بن عبد العزیز ؓ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو، پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔“

فاطمة بضعة مني، يؤذيني ما آذاها، ويُصْنِي ما أنصها۔ (۳۵)

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اُسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔“

۳۶۔ عن أبي حنظلة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة بضعة مني، فمن آذاها فقد آذاني۔ (۳۶)

”حضرت ابو حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جس نے اُسے ستایا اُس نے مجھے ستایا۔“

(۳۵)۔ ترمذی نے یہ حسن صحیح حدیث الجامع الصحیح (۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۹) میں روایت کی ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۰۰

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۵۶۶، رقم: ۱۳۲۷

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۲۷۵۱

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۹: ۳۱۳، ۳۱۵، رقم: ۲۷۴۰

۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۷۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ، ۲: ۲۷۴

(۳۶)۔ ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۵۵۵، رقم: ۱۳۲۳

۲۔ احمد بن حنبل نے فضائل الصحابة (۲: ۵۶۶، رقم: ۱۳۲۷) میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی کی ہے۔

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۴۰۰

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۲۷۵۰

۵۔ شیبانی، الآحاد والاشان، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۷

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

فصل: ۱۸

عدو لفاطمة سلام الله عليها عدو للنبي ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا دشمن مصطفیٰ ﷺ کا دشمن﴾

۳۷۔ عن زيد بن أرقم رضی اللہ عنہ، أن رسول الله ﷺ قال لعلي و فاطمة و الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما: أنا حرب لمن حاربتم، و سلم لمن سألتم۔ (۳۷)

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔“

۳۸۔ عن زيد بن أرقم رضی اللہ عنہ، أن النبي ﷺ قال لفاطمة و الحسن و

(۳۷)۔ ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، رقم: ۳۸۷۰

۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۲۷۱۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۰، ۲۶۱۹

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۳، رقم: ۵۰۳۰، ۵۰۳۱

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵

۷۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۶۲

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۰: ۳۳۲

۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۳

علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہ السلام کی طرف نظر التفات کی اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔“

الحسين: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ۔ (۳۸)

”حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔“

۳۹۔ عن أبي هريرة ؓ قال: نظر النبي ﷺ إلى علي و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَ سَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ۔ (۳۹)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت

(۳۸) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۳۳، رقم: ۶۹۷۷

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۳

۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۷۷

۴۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۱۶۹: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

۵۔ بیہقی، موارد الظمان، ۵۵۵: رقم: ۲۲۲۳

۶۔ محلی، الامالی، ۳۳۷: رقم: ۵۳۲

۷۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

(۳۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۳۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰

۳۔ حاکم نے ’المستدرک‘ (۱۶۱: ۳) رقم: ۴۷۱۳ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

جبکہ ذہبی نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۰، رقم: ۲۶۲۱

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۲

۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۳: ۲۵۷، ۲۵۸

۸۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۱۶۹: ۹) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا

ہے اور اس کے راوی تلمیذ بن سلیمان کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ اس کے

بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

فصل: ١٩

من أبغض أهل بيت فاطمة سلام الله عليها فقد دخل النار
و لعن الله وَعَلَىٰ عَلَيْهِ

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے﴾
۵۰۔ عن أبي سعيد الخدري ع، قال: قال رسول الله ﷺ: مَنْ
أبغضنا أهل البيت فهو منافق۔ (۵۰)

”حضرت ابو سعید خدری ع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔“

۵۱۔ عن زرّ قال: قال علي ع: لا يحبنا منافق و لا يبغضنا
مؤمن۔ (۵۱)

”حضرت زرّ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ع نے فرمایا: منافق شخص کبھی
ہماری ساتھ محبت نہیں کرتا اور مؤمن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں
رکھتا۔“

۵۲۔ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنهما قال: خطبنا رسول

(۵۰)۔ ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۶/۶۶۱: ۲، رقم: ۱۱۲۶

۲۔ محبت طبری، الرياض الخضراء في مناقب العشر، ۱/۳۶۲

۳۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۵۱

۴۔ سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۷/۳۳۹

(۵۱) ابن ابی شیبہ المصنف، ۶/۳۷۲: ۳، رقم: ۳۲۱۱۶

الله ﷻ و هو يقول: أيها الناس! من أبغضنا أهل البيت حشره الله يوم
القيامة يهودياً۔ فقلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! وإن صام و صلى؟
قال: وإن صام و صلى۔ (۵۲)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”جس نے ہم اہل بیت کے
ساتھ بغض رکھا روز قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا۔ میں نے عرض کیا:
یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپ ﷺ
نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوجود دشمن
اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رد فرما کر اُسے یہودیوں کے
ساتھ اٹھائے گا)۔“

۵۳۔ عن أبي سعيد الخدري ع، قال: قال رسول الله ﷺ: و الذي
نفسی بیدہ! لا يبغضنا أهل البيت أحد إلا أدخله الله النار۔ (۵۳)

”حضرت ابو سعید خدری ع سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے بغض رکھنے

(۵۲)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳/۲۱۲: ۲، رقم: ۴۰۰۲

۲۔ ترمذی، مجمع الزوائد، ۹/۱۷۲

۳۔ جرجانی، تاریخ جرجان، ۳۶۹

(۵۳)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳/۱۶۲: ۳، رقم: ۴۷۱۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵/۳۳۵: ۱۵، رقم: ۶۹۷۸

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبوة، ۲/۱۳۳

حاکم کے نزدیک یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔“

۵۴۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: لو أن رجلاً صف بين الركن والمقام، فصلى وصام، ثم لقي الله وهو مبغض لأهل بيت محمد دخل النار۔ (۵۴)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔“

۵۵۔ عن معاوية بن حديج، عن الحسن بن علي رضي الله عنهما، أنه قال له: يا معاوية بن حديج! إياك وبُغضنا، فإن رسول الله ﷺ قال: لا يُبغضنا ولا يُحسدنا أحد إلا ذُبد عن الحوض يوم القيامة بسياط من نار۔ (۵۵)

”حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے: ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوض کوثر سے آگ کے ذرے سے دھکا مارا نہ جائے۔“

(۵۴)۔ ۱۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۵۱

۲۔ نسوی، المعروف بالذریع، ۵: ۵۰۵

(۵۵)۔ ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۹، رقم: ۲۳۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۸۱، رقم: ۲۷۲۶

فصل: ۲۰

أَسْرَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا رازدار مصطفیٰ ﷺ ﴾

۵۶۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: اجتمع نساء النبي ﷺ، فلم يغادر منهن امرأة، فجاءت فاطمة تمشي كأن مشيتها مشية رسول الله ﷺ، فقال: مرحباً بابنتي۔ فأجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم إنه أسر إليها حديثاً فبكت فاطمة، ثم إنه سارها فضحك أيضاً، فقلت لها: ما يُكيك؟ فقالت: ما كنت لأفشي سر رسول الله ﷺ۔ فقلت: ما رأيت كالיום فرحاً أقرب من حزن۔ فقلت لها حين بكى: أخصك رسول الله ﷺ بحديثه دوننا ثم تبكين؟ وسألتها عما قال، فقالت: ما كنت لأفشي سر رسول الله ﷺ۔ حتى إذا قبض سألتها، فقالت: إنه كان حَدَّثَنِي أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ يَعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، وَإِنَّ عَارِضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجْلِي، وَإِنْكَ أَوَّلُ أَهْلِي لِحُوقَابِي، وَنِعَمَ السَّلَفُ أَنَا لَكَ۔ فبكيت لذلك. ثم إنه سارني، فقال: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةً لِنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ سَيِّدَةً لِنِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ۔ فضحكك لذلك۔ (۵۶)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی

(۵۶)۔ ۱۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۳۵۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم: ۱۶۲۰

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے (جہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دور کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو (۲) بار قرآن مجید کا دور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وصال کا وقت آگیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رو ہوں۔ تب میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اس امت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اس وجہ سے ہنس پڑی۔“

۵۷۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: دعا النبي ﷺ فاطمة ابنته في شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاها فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ، فَبَكَتْ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي: أَنِّي أُولُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ۔ (۵۷)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

(۵۷)۔ ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، رقم: ۳۳۲۷

۳۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۴۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۵۰

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۹۶۱

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۷۷

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ: ۷۵۳، رقم: ۱۳۲۲

اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں آگئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ ﷺ نے ان سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے رومیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے، پھر بھی آپ رو رہی ہیں، اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۳۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷

۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۹۶۳

۷۔ نسائی، کتاب الوفاة، ۲۰، رقم: ۲

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۳

۹۔ شیبانی، الآحاد والاشانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸

۱۰۔ ابن راہو، المسند، ۱: ۷، رقم: ۵

۱۱۔ طبرانی نے المعجم الکبیر (۲۲: ۳۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیل ع سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۱۹، رقم: ۱۳۰۳

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲: ۶، ۷

۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸

۱۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۰

اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔“

۵۸۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: بينما أنا مع رسول الله ﷺ في بيت يلاعبني و ألاعبه إذ دخلت علينا فاطمة، فأخذ رسول الله ﷺ بيدهما فأقعدها خلفه و ناجاها بشئ لا أدرى ما هو، فنظرت إلى فاطمة تبكي، ثم أقبل إلى رسول الله ﷺ فحدثني و لاعبني، ثم أقبل عليها فلاعبها و ناجاها بشئ، فنظرت إلى فاطمة و إذا هي تضحك، فقام رسول الله ﷺ فخرج، فقلت لفاطمة: ما الذي ناجاك به رسول الله ﷺ؟ قالت: ليس كلاماً أسرّ إلى رسول الله ﷺ أخبرك به،

۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۹۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۳، رقم: ۶۷۵۵

۱۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۶

۱۱۔ دولابی، الذریعۃ الطاہرہ، ۱۰۰: ۱۸۵، رقم: ۱۸۵

۱۲۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۵: ۲۵۲

۱۳۔ اسماعیلی، دلائل النبوة، ۹۸

۱۴۔ ذہبی نے معجم المحدثین (ص: ۱۳، ۱۴) میں اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق علیہ حدیث قرار دیا ہے۔

قلت: أذكرک الله و الرحم، قالت: أخبرنی: أنه مقبوض قد حضر أجله، فبکیث لفراق رسول الله ﷺ، ثم أقبل إلى فجاجنی: أنى أول من لحق به من أهل بيته، فضحكت للقاء رسول الله ﷺ۔ (۵۸)

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اُنھیں باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپ ﷺ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپ کا وقت آ پہنچا ہے۔ پس میں آپ ﷺ کی جدائی پر رو پڑی، آپ ﷺ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی۔ تو میں آپ ﷺ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔“

(۵۸) طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۵

فاطمۃ سلام اللہ علیہا شجۃ من النبی ﷺ

﴿ سیدہ سلام اللہ علیہا شجر رسالت کی شاخ ثمر بار ﴾

۵۹۔ عن المسور قال: قال رسول الله ﷺ: فاطمة شجۃ منی یسطنی ما یسطھا و یقبضنی ما قبضھا۔ (۵۹)

”حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میری شاخ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔“

۶۰۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعہ: أنا شجرة، و فاطمة حَمَلُها، و علی لِقَاحُها، و الحسن و الحسین ثمرتها، و المُحِبُّونَ أهل البيت

(۵۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۵، رقم: ۱۳۳۷

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۳

۴۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۵: ۳۰، رقم: ۳۰

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۷۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۳: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے،

اور ام بکر بنت مسور پر جرح کی گئی نہ کسی نے اُسے ثقہ قرار دیا، جبکہ اس کے بقیہ

رجال کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۴: ۱۳۲

ورقُها، من الجنة حقاً حقاً۔ (۶۰)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے، علی اُس کا شگوفہ اور حسن و حسین اُس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“

(۶۰) ۱۔ دہلی، الفردوس بہا نور الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۲۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۹۹

٦٣۔ قال رسول الله ﷺ: يا أنس! أتدري ما جاءني به جبريل من صاحب العرش؟ قال: إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من عليّ۔ (٦٣)

”حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبریل میرے پاس صاحب عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔“

فصل: ٢٣

حفل زفاف فاطمة سلام الله عليها في الميلا الأعلى و

مشاركة أربعين ألف ملك فيه

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور

چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت﴾

٦٤۔ عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ في المسجد، إذ قال ﷺ لعليّ: هذا جبريل يخبرني أن الله ﷻ زوجك فاطمة، و أشهد علي تزويجك أربعين ألف ملك، و أوحى إلى شجرة طوبى أن انثري عليهم الدر والياقوت، فنثرت عليهم الدر و الياقوت، فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن من أطباق الدر و الياقوت، فهم يتهادونه بينهم إلى يوم القيامة۔ (٦٤)

”حضرت انس بن مالک سے مروی ہے: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علیؑ سے فرمایا: یہ جبریل ہے جو مجھے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجر ہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں ان موتیوں اور

(٦٤) ١۔ محب طبری نے ’الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ‘ (٣: ١٣٦) میں کہا ہے کہ

اسے ملاء نے ’السیرۃ‘ میں روایت کیا ہے۔

٢۔ محب طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ٤٣

(٦٣) ١۔ حسینی نے ’البیان و التعریف‘ (٣: ٣٠١، رقم: ١٨٠٣) میں کہا ہے کہ اسے قزوینی،

خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے۔

٢۔ محب طبری، ذخائر العقبین فی مناقب ذوی القربی: ٤١

یا قوتوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔“

۶۶۔ عن علیؑ قال: قال رسول اللہ ﷺ: أتاني ملك، فقال: يا محمد! إن الله تعالى يقرأ عليك السلام، و يقول لك: إني قد زوجت فاطمة ابنتك من علي بن أبي طالب في الملاء الأعلى، فزوجهما منه في الأرض۔ (۶۶)

”حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ”میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالب سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیں۔“

فصل: ۲۵

دُعاء النبی ﷺ لفاطمۃ سلام اللہ علیہا و ذُرَیَّتِہا

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں حضور ﷺ کی دعائے برکت﴾

۶۷۔ عن أنس بن مالکؓ، قال: دعا رسول الله ﷺ لفاطمۃ اللهم! إني أعيذها بك و ذُرَیَّتِہا من الشیطان الرجیم۔ (۶۷)

”حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان سرود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔“

۶۸۔ عن بريدةؓ، قال: فلما كان ليلة النباء، قال: يا علي! لا تحدث شيئا حتى تلقاني، فدعا النبي ﷺ بماء فتوضأ منه ثم أفرغه على علي، فقال: اللهم! بارك فيهما و بارك عليهما و بارك لهما في شلہما۔

(۶۷)۔ ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۳۹۵، ۳۹۳، رقم: ۶۹۳۳

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳۰۹، ۲۲، رقم: ۱۰۲۱

۳۔ احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ (۲: ۷۲، رقم: ۱۳۳۲) میں یہ حدیث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۴۔ بیہقی، موارو الظمآن: ۵۳۹-۵۵۱، رقم: ۲۲۲۵

۵۔ ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۷) میں مختصراً روایت کیا ہے۔

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۶۷

فصل: ۲۶

لَمْ يُؤْذَنْ لَعَلَىٰ بَزَاجٍ ثَانٍ فِي حَيَاةِ

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامَ اللَّهِ عَلَيْهَا

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علیؑ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی﴾

۶۹۔ أَن الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمَغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ، عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَلَا آذَنَ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنَ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنَ لَهُمْ۔ وَ قَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي، يَرِيئُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا۔ (۶۹)

”حضرت مسور بن مخرمہؓ نے یہ بات سنا لی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے

(۶۹) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۱۹۰۲: ۲، رقم: ۲۳۳۹

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶۹۸: ۵، رقم: ۳۸۶۷

۳۔ ابوداؤد، السنن، ۲۲۶: ۲، رقم: ۲۰۷۱

۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۶۳۳: ۱، رقم: ۱۹۹۸

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۱۲۷: ۵، رقم: ۸۵۱۸

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۲۸

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۷۵۶: ۲، رقم: ۱۳۲۸

۸۔ ابوعوانہ، المسند، ۷۹: ۳، رقم: ۲۲۳۱

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳۰۷: ۷

و فِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: وَ بَارَكَ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا۔ (۶۸)

”حضرت بریدہؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علیؑ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علیؑ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔“

حضرت بریدہؓ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”ان دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرمادے۔“

(۶۸) ۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۷۶: ۶، رقم: ۱۰۰۸۸

۲۔ نسائی، عمل الیوم واللیلہ، ۲۵۳: ۲، رقم: ۲۵۸

۳۔ روایاتی، المسند، ۷۷: ۱، رقم: ۳۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲، رقم: ۱۱۵۳

۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۱

۷۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰۹: ۹) میں کہا ہے کہ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کے رجال عبدالکریم بن سلیم کے رجال ہیں، جنہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۔ عسقلانی نے ’الاصابہ فی تمییز الصحابہ‘ (۵۶: ۸) میں کہا ہے کہ اسے دولابی نے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ دولابی، الذریعۃ الطاہرہ، ۶۵: ۹، رقم: ۹۳

۱۰۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۷۳: ۷

۱۱۔ حزی نے ’تہذیب الکمال‘ (۷۶: ۷) میں یہ روایت ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے نسائی نے ’الیوم واللیلہ‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل: ۲۷

ورث النبی ﷺ أوصافه لإبناء

فاطمة الزهرا سلام الله علیها

﴿ أولاد فاطمة سلام الله علیہم وراثان أوصاف مصطفیٰ ﷺ ﴾

۷۱۔ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها أتت بالحسن والحسين إلى رسول الله ﷺ في شكواه الذي توفي فيه، فقالت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذان ابناك فورثهما شيئا، فقال: أما الحسن فله هيبتي وسؤددى، وأما حسين فله جرأتى وجودى۔ (۷۱)

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ ﷺ بیان کرتی ہیں کہ میں حضور

رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔ اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی (فاطمہ) میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

۷۰۔ أن المسور بن مخرمة قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة بضعة منى، وإنى أكره أن يسوءها، والله لا تجتمع بنت رسول الله ﷺ وبنت عدو الله عند رجل واحد۔ (۷۰)

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے اور میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص اسے ناراض کرے۔ خدا کی قسم کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور دشمن خدا کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔“

۱۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۱۱۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۱۸: ۳

۱۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵

۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفو، ۲: ۷

۱۴۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۷: ۷۹، ۸۰

۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحاب، ۷: ۲۱۷

۱۶۔ شوکانی، در الصحابہ فی مناقب القریبہ والصحاب، ۲: ۲۷

(۷۰) ۱۔ بخاری، الحج، ۳: ۱۳۶، رقم: ۳۵۲۳

۲۔ مسلم، الحج، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۲۲۸

۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۲۳، رقم: ۱۹۹۹

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحاب، ۲: ۷۵۹، رقم: ۱۳۳۵

۵۔ ابن حبان، الحج، ۱۵: ۴۰۷، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۶، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۸، ۱۹، رقم: ۱۹۰۱۸

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۷۳، رقم: ۸۰۳

۹۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۱۰۔ دولابی، الذریعۃ الظاہرۃ، ۲۷: ۴۸، رقم: ۵۲

(۷۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱

۲۔ طبرانی نے المعجم الاوسط، ۶: ۲۲۳، رقم: ۶۲۳۵ میں اس حدیث کو حضرت ابو

رائع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۸

۴۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱

۵۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۸۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے،

جبکہ میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

فصل: ۲۸

ذرية فاطمة سلام الله عليها ذرية النبي ﷺ

﴿أولاد فاطمة سلام الله عليهم..... وُرِّيتِ مصطفىٰ ﷺ﴾

۷۲۔ عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا، قالت: قال رسول اللہ ﷺ: كل بنی أم یتَّمُون إلى عصبۃ إلا ولد فاطمة، فانا ولِئُھم، و انا عصبُھم۔ (۷۲)

”حضرت فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کی اولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“

(۷۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴۳، رقم: ۲۶۳۲

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲

۳۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۰۹: ۱۲، رقم: ۶۷۴۱

۴۔ ویلمی، الفردوس برائے نور الخطاب، ۳: ۲۶۳، رقم: ۳۷۸۷

۵۔ خطیب بغدادی کی ’تاریخ بغداد‘ (۱۱: ۲۸۵) میں بیان کردہ روایت میں وَلِئُھم کی

جگہ ابُوھم (اُن کا باپ) کے الفاظ ہیں۔

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۲۳

۷۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲، ۱۷۳

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۳۸۳

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۶، رقم: ۳۳۲۶۶

۱۰۔ سخاوی، استیلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۲۹

۱۱۔ صنعانی، سبل السلام، ۴: ۹۹

۱۲۔ مناوی، فیض القدر، ۵: ۱۷

۱۳۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۲: ۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری بیبت (زعب) اور سرداری ہے، جبکہ حسین کے لئے میری جرأت اور سخاوت ہے۔“

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷۳

۷۔ عسقلانی، تہذیب المعذیب، ۲: ۲۹۹

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۳۰۰

۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۷، رقم: ۳۳۷۷۲

فصل: ۲۹

ينقطع كل نسب و سبب يوم القيامة إلا نسب

فاطمة سلام الله عليها و سببها

﴿ روز محشر نسب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا ﴾

۴۵۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: إني سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل نسب و سبب ينقطع يوم القيامة إلا ما كان من سببي و نسبي۔ (۴۵)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے

(۴۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۳، رقم: ۲۶۸۳

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۲۲۶، ۲۲۵، رقم: ۱۰۶۹، ۱۰۷۰

۳۔ احمد بن حنبل نے فضائل الصحابة (۲: ۴۵۸، رقم: ۱۳۳۳) میں یہ حدیث مسور بن مخزوم سے بھی روایت کی ہے۔

۴۔ بزار، المستدرک، ۱: ۳۹۷، رقم: ۲۷۴۳

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۳، رقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۷۶، رقم: ۵۶۰۶

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۸۔ ویلی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۲۵۵، رقم: ۳۷۵۵

۹۔ مقدسی، لأحادیث المختارة، ۱: ۱۹۸، رقم: ۱۰۲

۱۰۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے ’الاوسط‘ اور ’الکبیر‘

میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۶۳، رقم: ۱۰۳۵۳

۴۳۔ عن عمر رضی اللہ عنہ، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: كل بني أنثى فإن عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإنني أنا عصبتهم و أنا أبوهم۔ (۴۳)

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔“

۴۴۔ عن جابر رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ: لكل بني أم عصبه ينتمون إليهم إلا ابني فاطمة، فأنا وليهما و عصبتهما۔ (۴۴)

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔“

(۴۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۳، رقم: ۲۶۳۱

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۲۲۶، رقم: ۱۰۷۰

۳۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۳: ۲۲۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۶: ۳۰۱

۵۔ سخاوی نے ’استکباب ارتقاء الغرف بحجب اقرباء الرسول ﷺ و ذوي الشرف (ص: ۱۲۷) میں طبرانی کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۔ حسینی، البیان والتعريف، ۲: ۱۳۳، رقم: ۱۳۱۳

۷۔ شوکانی، نيل الاوطار شرح مفتي الاخبار، ۶: ۱۳۹

۸۔ مناوی، فيض القدير، ۵: ۱۷

(۴۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۳۷۷۰

۲۔ سخاوی، استکباب ارتقاء الغرف بحجب اقرباء الرسول ﷺ و ذوي الشرف: ۱۳۰

دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“

۷۶۔ عن عبد الله بن الزبير ع قال: قال رسول الله ﷺ: كل نسب و صهر منقطع يوم القيامة إلا نسبي و صهری۔ (۷۶)

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

..... ۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، ۶۴، ۱۱۳

۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۶۳۳

۱۴۔ دولابی، الذریعہ الطاہرہ، ۱۱۵، ۱۱۶

۱۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۴

۱۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۱۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۶

۱۸۔ سخاوی، إقتلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸

۱۹۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۰۵، رقم: ۱۳۱۶

(۷۶) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۲۵۷، رقم: ۱۱۳۲

۲۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر‘ (۱۱: ۲۳۳، رقم: ۱۱۶۲۱) میں اس مفہوم کی روایت حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

۳۔ طبرانی نے ’المعجم الکبیر‘ (۲۰: ۲۷، رقم: ۳۳) میں حضرت مسور بن مخرمہ ع سے

مردی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۴۔ خلال نے ’السنن‘ (۲: ۳۳۳، ۶۵۵) میں مسور بن مخرمہ سے مروی حدیث کی اسناد

کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد‘ (۱۰: ۲۷۱) میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما سے روایت کی ہے۔

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۷

۷۔ عسقلانی، تلخیص الحیر، ۳: ۱۳۳، رقم: ۱۳۷۷

نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔“

۷۷۔ عن ابن عباس ع أن رسول الله ﷺ قال: كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة إلا سببی و نسبی۔ (۷۷)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔“

(۷۷) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۳۳، رقم: ۱۱۶۲۱

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۱

۴۔ سخاوی، إقتلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف: ۱۳۳

فصل: ۳۰

إنها أول أهل النبي ﷺ لحوقاً به بعد وفاته

﴿ وصال مصطفیٰ ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی

آپ ﷺ سے ملیں ﴾

۷۸۔ عن عائشة رضي الله عنها، قالت: دعا النبي ﷺ فاطمة ابنته في شكواه التي قبض فيها، فساها بشئ فبكت، ثم دعاها فساها فضحك، قالت: فسألته عن ذلك، فقالت: سارني النبي ﷺ فأخبرني أنه يقبض في وجهه الذي توفي فيه، فبكي، ثم سارني فأخبرني أنني أول أهل بيته أتبعه، فضحك. (۷۸)

”اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

۷۸) (۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۷، رقم: ۳۳۲۷، ۳۵۱۱

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۶۱۳، رقم: ۴۱۷۰

۳۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۹۰۳، رقم: ۲۳۵۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۵، رقم: ۸۳۶۶

۵۔ نسائی، فضائل الصحابة، ۷: ۷۷، رقم: ۲۶۱۲

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۳۰، رقم: ۲۸۲

۷۔ احمد بن حنبل، نے ’المسند‘ (۶: ۲۸۳) میں یہی حدیث جعفر بن عمرو بن أمية سے

بھی روایت کی ہے۔

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۵۳، رقم: ۱۳۳۳

۹۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۱۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۷۰

۱۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۱۲: ۱۲۳، رقم: ۶۷۵۵

نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مرض وصال میں بلایا، پھر سرگوشی کے انداز میں اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو آپ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ سے جا ملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔“

۷۹۔ عن عائشة رضي الله عنها، عن فاطمة رضي الله عنها: أن النبي ﷺ قال لها: أنت أول أهلي لحوقاً بي، فضحكت لذلك. (۷۹)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: میرے اہل بیت میں سے (میرے وصال کے بعد) تم سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں اس خوشی پر ہنس پڑی۔“

۸۰۔ عن ابن عباس ؓ، قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضي الله عنها: أنت أول أهلي لحوقاً بي. (۸۰)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۲۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۲۱، رقم: ۱۰۳۷

۱۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۳۷

۱۵۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

(۷۹) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۶۹، رقم: ۳۵۹۸۰

۲۔ شیبانی، الآحاد والثنائی، ۵: ۳۵۷، رقم: ۲۹۳۲-۲۹۳۵

(۸۰) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۵

نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تو مجھ سے ملے گی۔“

۸۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال: لما نزلت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْأَفْطَحُ﴾ دعا رسول اللہ ﷺ فاطمة، فقال: قد نعتت إلى نفسي، فبكت، فقال: لا تبکی، فإنک أول أهلی لاحق بی، فضحکت فرآها بعض أزواج النبی ﷺ، فقلن: یا فاطمة! رأیناک بکیت، ثم ضحکت، قالت: إنه أخبرنی أنه قد نعتت إليه نفسه فبکیت، فقال لی: لا تبکی، فإنک أول أهلی لاحق بی فضحکت۔ (۸۱)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے۔۔۔ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آگئی ہے۔ وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی؛ تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے تجھے پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ وہ بولیں: حضور ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آپہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تو میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی ہے، تو میں ہنس پڑی۔“

۲۔ احمد بن حنبل نے العلل و معرفة الرجال (۴: ۴۸۸) میں جعفر بن عمر

بن اُمیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۴: ۴۰

(۸۱)۔ دارمی، السنن، ۵: ۱، رقم: ۷۹۰

۲۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۵۶۱

فصل: ۳۱

إنها علمت بوفااتها

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا﴾

۸۲۔ عن أم سلمی رضی اللہ عنہا قالت: اشتکت فاطمة شکواها التي قبضت فيه، فکنت أمرضها فاصبحت يوما کامل ما رأيتها في شکواها تلک، قالت: و خرج علی بعض حاجته، فقالت: یا أمه! اسکبی لی غسلا، فسکبت لها غسلا فاغتسلت کاحسن ما رأيتها تغتسل، ثم قالت: یا أمه! اعطینی ثیابی الجدد، فاعطيتها فلبستها، ثم قالت: یا أمه! قدمی لی فراشی وسط البيت، ففعلت و اضطجعت و استقبلت القبلة و جعلت یدها تحت خدها، ثم قالت: یا أمه! انی مقبوضة الآن و قد تطهرت، فلا یکشفنی أحد فقبضت مکانها، قالت: فجاء علی فاخبرته۔ (۸۲)

”حضرت أم سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی

(۸۲)۔ ۱۔ احمد بن حنبل، ۶: ۴۶۲، ۴۶۱

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۲۹، ۷۲۵، رقم: ۱۰۷۴، ۱۲۳۳

۳۔ دولابی، الذریۃ الطاهرہ، ۱۱۳

۴۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۱

۵۔ زیلعی، نصب الراية، ۴: ۲۵۰

۶۔ محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، ۱۰۳

۷۔ ابن اثیر، أسد الغابہ فی معرفة الصحابة، ۷: ۲۲۱

مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں اُن کی تیمارداری کرتی تھی۔ مرض کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح اُن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علیؑ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ نے کہا: اماں! میرے غسل کرنے کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ مبارک زخماں مبارک کے نیچے کر لیا۔ پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہوگی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔

”اُمّ سلمیٰ کہتی ہیں: پھر حضرت علیؑ رحمہ اللہ وجہ تشریف لائے تو میں نے انہیں سیدہ کے وصال کی اطلاع دی۔“

فصلی: ۳۲

غَضَّ أَهْلُ الْجَمْعِ أَبْصَارَهَا عِنْدَ مَرُورِ

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِكْرَامًا لَهَا

﴿ رُوِيَ قِيَامَتِ سَيِّدَةِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا كِي آدَمَ پَر سَبِ اہلِ محشر نگاہیں

جھکا لیں گے ﴾

۸۳۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٌ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ! غَضُوا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى تَمُرَ۔ (۸۳)

”حضرت علیؑ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“

۸۴۔ عَنْ عَلِيٍّ ؑ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ! غَضُوا أَبْصَارَكُمْ لِمَرِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمُرْ وَعَلَيْهَا رِيْطَتَانِ خَضِرَاوَانِ۔

(۸۳)۔ ۱۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۸

۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی: ۹۴

۳۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحاب، ۷: ۲۲۰

۴۔ عجلونی، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱: ۱۰۱، رقم: ۴۶۳

قال أبو مسلم: قال لي قلابة و كان معن عبد الحميد أنه قال:

حمران - (۸۴)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کہا جائے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی فاطمہ الزہراءؑ گزر جائیں۔ پس وہ دوسرے چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

”ابو مسلم نے کہا: مجھے قلابہ نے کہا، اور ہمارے ساتھ عبد الحمید بھی تھا، کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا: (سیدہ سلام اللہ علیہا) دوسرے چادروں (میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی)۔“

۸۵۔ عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال النبی ﷺ: ینادی منادی یوم القیامة: غصوا أبصارکم حتی تمر فاطمة بنت محمد النبی ﷺ۔ (۸۵)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت

(۸۴)۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۵، رقم: ۴۷۵۷

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۳۳

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۰

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۳۰۰، رقم: ۹۹۹

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۵، رقم: ۲۳۸۶

۶۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۲

(۸۵)۔ ۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۱۳۲

۲۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۹۳

محمد مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔“

۸۶۔ عن أبي هريرة ؓ..... مرفوعاً..... إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: يا أهل الجمع! نكسوا رؤسكم و غصوا أبصاركم حتى تجوز فاطمة إلى الجنة۔ (۸۶)

”حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف گزر جائیں۔“

(۸۶)۔ ۱۔ بخاری، کشف الخفاء و مزیل الالباس، ۱۰: ۱، رقم: ۲۶۳

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۰: ۱۲، رقم: ۳۳۲۱۱

۳۔ ہندی نے کنز العمال (۱۰: ۱۲، رقم: ۳۳۲۱۰) میں کہا ہے کہ اے ابوبکر نے ’الغیا نیات‘ میں حضرت ابویوب انصاریؓ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ خطیب بغدادی نے ’تاریخ بغداد‘ (۸: ۱۳۱) میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۔ بیہقی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۵۵۷) میں کہا ہے کہ اے ابوبکر نے ’الغیا نیات‘ میں روایت کیا ہے۔

فصل: ۳۳

منظر مرور فاطمة سلام الله عليها على الصراط مع سبعين ألف جارية من الحور العين

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر﴾

۸۷۔ عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه: إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: يا أهل الجمع! نكسوا رؤسكم و غُضُّوا أبصاركم حتى تمرَّ فاطمة بنت محمد عليها السلام على الصراط، فتَمُرُّ و معها سبعون ألف جارية من الحور العين كالبرق اللامع۔ (۸۷)

”حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ علیہا السلام پل صراط سے گزر جائیں۔

(۸۷)۔ محبت طبری نے ’ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ‘ (ص: ۹۳) میں کہا ہے کہ

!اسے حافظ ابوسعید نقاش نے ’نوائد العراقین‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۰۵: ۱۰۶، رقم: ۳۳۲۰۹، ۳۳۲۱۰

۳۔ ابن جوزی نے ’تذکرۃ الخواص‘ (ص: ۲۷۹) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۴۔ یحییٰ نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۵۵۷) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے ’الغیاثات‘

میں روایت کیا ہے۔

۵۔ منادی، فیض القدیر، ۱: ۳۲۰، ۳۲۹

پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔“

۸۸۔ عن علي رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: تحشر ابنتي فاطمة يوم القيامة و عليها حلة الكرامة قد عجنتم بماء العيون، فتنتظر إليها الخلائق، فيتعجبون منها، ثم تكسى حلة من خلل الجنة [تشمتمل] على ألف حلة مكتوب [عليها] بخط أخضر: أدخلوا بنو محمد عليهم السلام الجنة على أحسن صورة و اكمل هيئة و أنتم كرامة و أوفر حظ۔ فتُرَفَّ إلى الجنة كالعروس حولها سبعون ألف جارية۔

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا، جسے آب حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر حُلہ ہزار خلّوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دِلہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔“

فصل: ۳۳

تُحْمَلُ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا عَلَى نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿ رُوزِ قِيَامَتِ سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی ﴾

۸۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حُمِلَتْ عَلَى الْبَرَّاقِ وَحُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعِضْبَاءِ۔ (۸۹)

”حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔“

۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَبَعْتُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُؤَافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحْشَرِّ، وَ يَبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَ أُبْعَثُ عَلَى الْبَرَّاقِ خَطْوَهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَ تَبْعْتُ فَاطِمَةُ أُمَامِي۔ (۹۰)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح (علیہ السلام) اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا جائے گا۔“

(۸۹) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۳، ۳۵۴

(۹۰) حاکم نے المستدرک (۱: ۱۶۶، ۳) رقم: ۴۷۲۷ میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

جائے گا، جس کا قدم اُس کی منجھائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہ ہوگی۔“

۹۱۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ؓ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ! وَأَنْتَ عَلَى الْعِضْبَاءِ؟ [قَالَ: أَنَا] عَلَى الْبَرَّاقِ يَخْصُنِي اللَّهُ بِدَمْنِ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ، وَ فَاطِمَةُ ابْنَتِي عَلَى الْعِضْبَاءِ۔ (۹۱)

”حضرت بریدہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ روزِ قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہوگا، (مگر) میری بیٹی فاطمہ میری سواری عضباء پر ہوگی۔“

(۹۱) ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۳، ۳۵۴

۲۔ ہندی نے ’کنز العمال‘ (۱۱: ۴۹۹، رقم: ۳۲۳۴۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

فصل: ۳۵

فاطمہ سلام اللہ علیہا علاقہ لمیزان الآخرة

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دستہ ہیں﴾

۹۲۔ عن ابن عباس ؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: أنا ميزان العلم، وعلیٰ كفتاه، والحسن والحسين خيوطه، وفاطمة علاقته، والأئمة من بعدی عموده یوزن به أعمال المحبّين لنا والمبغضين لنا۔ (۹۲)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علی اُس کا پلڑا ہے، حسن اور حسین اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے، اور میرے بعد ائمہ اطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔“

(۹۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس، بمأثور الخطاب، ۴: ۱، رقم: ۱۰۷۰

۲۔ عجلونی نے کشف الخفاء و مزیل الالباس (۲۳۶: ۱) میں کہا ہے کہ دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

فصل: ۳۶

أول من يدخل الجنة مع النبي ﷺ

فاطمہ سلام اللہ علیہا و زوجها و ابناہا

﴿سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا﴾

۹۳۔ عن علی ؓ، قال: أخبرني رسول الله ﷺ: أن أول من يدخل الجنة أنا وفاطمة والحسن والحسين۔ قلت: يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال: من ورائكم۔ (۹۳)

”حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔“

۹۴۔ عن أبي هريرة ؓ، قال رسول الله ﷺ: أول شخص يدخل

(۹۳) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ ہیثمی نے ’الصواعق المحرقة‘ (۲: ۲۳۸) میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵۔ محبت طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی، ۲۱۳

الجنة فاطمة - (۹۳)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی فاطمہ ہوگی۔“

۹۵۔ عن أبي يزيد المدني، قال: قال رسول الله ﷺ: أول شخص يدخل الجنة: فاطمة بنت محمد، و مثلها في هذه الأمة مثل مريم في بني اسرائيل - (۹۵)

”حضرت ابو یزید مدنی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہ ہوگی، اور (میری) اس اُمت میں وہ ایسی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم۔“

فصل: ۳۷

مسکنها يوم القيامة في قبة بيضاء سقفها

عرش الرحمن

﴿ روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے

سفید گنبد ہوگا ﴾

۹۶۔ عن عمر بن الخطاب ؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة و عليا و الحسن و الحسين في حظيرة القدس في قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن - (۹۶)

”حضرت عمر بن خطاب ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک آخرت میں فاطمہ، علی، حسن اور حسین (جنت) الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے، جس کی چھت عرشِ خداوندی ہوگا۔“

۹۷۔ عن أبي موسى الأشعري، قال: قال رسول الله ﷺ: أنا و علي و فاطمة و الحسن و الحسين يوم القيامة في قبة تحت العرش - (۹۷)

”حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین عرش کے نیچے گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔“

(۹۶) ۱۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۳: ۶۱۱

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۲۱۶۷

(۹۷) ۱۔ بیہقی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴

۲۔ زرکانی، شرح الموطأ، ۳: ۳۳۳

۳۔ عسقلانی، لسان المیزان، ۲: ۹۳

(۹۳) ۱۔ ذہبی نے ’میزان الاعتدال فی نقد الرجال‘ (۳: ۳۵۱) میں کہا ہے کہ اسے ابو صالح مؤذن نے ’مناقب فاطمہ‘ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ عسقلانی نے بھی ’لسان المیزان‘ (۳: ۱۶) میں ایسا کہا ہے۔

(۹۵) ۱۔ قزوینی، التذوین فی اخبار قزوین، ۱: ۳۵۷

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۰، رقم: ۳۳۳۳۳

فصل: ۳۸

إِنَّ فاطمة سلام الله عليها و زوجها و ابناها و من أحبهم
مجتمعون مع النبي ﷺ في مكان واحد يوم القيامة
﴿ پنجتن پاک اور اُن کے تمام محب قیامت کے دن ایک ہی
جگہ ہوں گے ﴾

۹۸۔ عن علیؑ قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة: إني و إياك
و هذين و هذا الراقد في مكان واحد يوم القيامة۔ (۹۸)

”حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ
فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تو اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ
سونے والا (حضرت علیؑ) کیونکہ اُس وقت آپ سو کر اٹھے ہی تھے) روز قیامت
ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

۹۹۔ عن علیؑ، عن النبي ﷺ، قال: أنا و علی و فاطمة و

(۹۸) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۰۱

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۲۹، ۳۰، رقم: ۷۷۹

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۶۹۲، رقم: ۱۱۸۳

۴۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹، ۱۷۰) میں کہا ہے احمد بن حنبل کی روایت کردہ

حدیث کی سند میں قیس بن ربیع کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ بقیہ تمام رجال ثقہ

ہیں۔

۵۔ شیبانی، التذکرۃ، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۳۲۲

۶۔ ابن اثیر، ابد الغابہ فی معرفۃ الصحابة، ۷: ۲۲۰

حسن و حسین مجتمعون و من أحبنا، يوم القيامة نأكل و نشرب حتى
يفرق بين العباد۔ (۹۹)

”حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں،
علیؑ، فاطمہ، حسن و حسین اور ہمارے معبین سب روز قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں
گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر
دیئے جائیں گے۔“

(۹۹) ۱۔ بیہقی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور

میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۳۱، رقم: ۲۶۲۳

فصل: ۳۹

قالت أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها
“فاطمة سلام الله عليها أفضل الناس بعد أبيها”

﴿فرمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا..... بعد از مصطفیٰ ﷺ﴾

أفضل ترين هستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴿﴾

۱۰۰۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت: ما رأيت أفضل من فاطمة رضي الله عنها غير أبيها۔ (۱۰۰)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔“

۱۰۱۔ عن عمرو بن دينار، قال: قالت عائشة رضي الله تعالى عنها: ما رأيت أحدا قط أصدق من فاطمة غير أبيها۔ (۱۰۱)

”عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا ﷺ کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔“

(۱۰۰)۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۷، رقم: ۲۷۳۱

۲۔ بیہقی نے ’مجمع الزوائد‘ (۲۰: ۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی اور ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۳۔ شوکانی، در السحاب فی مناقب القرابۃ والصحابہ، ۲: ۲۷۷، رقم: ۲۳

(۱۰۱)۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۲: ۴۱، ۴۲

فصل: ۴۰

قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه
“فاطمة سلام الله عليها أحب الناس بعد أبيها”

﴿فرمان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ..... بعد از مصطفیٰ ﷺ محبوب ترین ہستی﴾

سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں ﴿﴾

۱۰۲۔ عن عمر رضي الله عنه أنه دخل على فاطمة بنت رسول الله ﷺ، فقال: يا فاطمة! والله! ما رأيت أحدا أحب إلى رسول الله ﷺ منك، والله! ما كان أحد من الناس بعد أبيك ﷺ أحب إليّ منك۔ (۱۰۲)

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے بابا ﷺ کے۔“

(۱۰۲)۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۲۷۳۱

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۳۲، رقم: ۲۷۰۳۵

۳۔ شیخانی، الآحاد والثانی، ۵: ۳۶۰، رقم: ۲۹۵۲

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۶۳، رقم: ۵۳۲

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۴۰۱

مآخذ ومراجع

- ١- القرآن الحكيم
- ٢- آلوسی، محمود بن عبد اللہ حسینی (١٢١٤-١٢٤٠ھ/١٨٠٢-١٨٥٣ء)۔ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ٣- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٤٤٦-٨٣٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ١٣٠٩ھ۔
- ٤- ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکرم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥-٦٣٠ھ/١٢٣٣-١١٦٠ء)۔ أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ٥- ابن بکوال، ابو قاسم خلف بن عبد الملک (٣٩٥ھ/٥٤٨ء)۔ غوامض الاسماء المسببہ الواقعہ فی متون الأحادیث المسندہ۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ١٣٠٤ھ۔
- ٦- ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ صفۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٠٩ھ/١٩٨٩ء۔
- ٧- ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٤٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ تذکرۃ الخواص۔ بیروت، لبنان: مؤسسة أکل البيت، ١٣٠١ھ/١٩٨١ء۔
- ٨- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣ھ/٨٨٣-٩٦٥ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ/١٩٤٥ء۔
- ٩- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٤٠-٣٥٣ھ/٨٨٣-٩٦٥ء)۔ الصحیح الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣١٣ھ/١٩٩٣ء۔
- ١٠- ابن حبان، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر لأ نصاری (٢٤٣ھ/٣٦٩ھ)۔ طبقات

- ١٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٩٩٨ء -
- ٢٢ - ابو قيس، احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الصهباني (٣٣٦ - ٢٣٠هـ/ ٩٣٨ - ١٠٣٨ء) - حلية الاولياء و طبقات الاصفياء - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ١٣٠٠هـ/ ١٩٨٠ء -
- ٢٣ - ابو يعلى، احمد بن علي بن ثني بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلی تميمي (٢١٠ - ٣٠٤هـ/ ٨٢٥ - ٩١٩ء) - المسند - دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٣٠٣هـ/ ١٩٨٣ء -
- ٢٤ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/ ٨٠٣ - ٨٥٥ء) - فضائل الصحابة - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة -
- ٢٥ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/ ٨٠٣ - ٨٥٥ء) - المسند - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٩٨هـ/ ١٩٤٨ء -
- ٢٦ - احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (١٦٣ - ٢٤١هـ/ ٨٠٣ - ٨٥٥ء) - العلل و معرفة الرجال - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٨هـ/ ١٩٨٨ء -
- ٢٧ - احمد بن علي بن احمد الواديشي (٢٣ - ٨٠٣هـ) تحفة الكناج إلى اولة الكناج - مكة المكرمة، سعودي عرب: دار حراء، ١٤٠٦هـ -
- ٢٨ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/ ٨١٠ - ٨٤٠ء) - الادب المفرد - بيروت، لبنان: دار البشائر الاسلاميه، ١٣٠٩هـ/ ١٩٨٩ء -
- ٢٩ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/ ٨١٠ - ٨٤٠ء) - التاريخ الكبير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
- ٣٠ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/ ٨١٠ - ٨٤٠ء) - الصحيح - بيروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٣٠١هـ/ ١٩٨١ء -
- ٣١ - بخاري، ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيرة (١٩٣ - ٢٥٦هـ/ ٨١٠ - ٨٤٠ء) - الكنى، بيروت، لبنان: دار الفكر -
- ٣٢ - بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (٢١٠ - ٢٩٢هـ/ ٨٢٥ - ٩٠٥ء) - المسند - بيروت، لبنان: ١٣٠٩هـ -

- المحدثين باصحابان - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣١٢هـ/ ١٩٩٣ء -
- ١١ - ابن راهويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبد الله (١٦١ - ٢٣٤هـ/ ٨٤٨ - ٨٥١ء) - المسند - مدينة منوره، سعودي عرب: مكتبة الايمان، ١٣١٢هـ/ ١٩٩١ء -
- ١٢ - ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨ - ٢٣٠هـ/ ٨٨٣ - ٨٤٥ء) - الطبقات الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة و النشر، ١٣٩٨هـ/ ١٩٤٨ء -
- ١٣ - ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٣ - ٤٤٩هـ/ ٩٠٤ - ١٠٤١ء) - الاستيعاب في معرفة الاصحاب - بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٣١٢هـ -
- ١٤ - ابن عساکر، ابو قاسم علي بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقي (٣٩٩ - ٤٥٤هـ/ ١١٠٥ - ١١٤٦ء) - تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساکر) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٢١هـ/ ٢٠٠١ء -
- ١٥ - ابن قانع، ابو الحسين عبد الباقي بن قانع (٢٦٥هـ/ ٢٥١ء) - معجم الصحابة - المدينة المنورة، سعودي عرب: مكتبة الغرباء الاثرية، ١٣١٨هـ -
- ١٦ - ابن قدامة، ابو محمد عبد الله بن احمد مقدسي (م ٢٢٠هـ) - المغني في فقه الامام احمد بن حنبل الشيباني - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٥هـ -
- ١٧ - ابن كثير، ابو القداء اسماعيل بن عمر (٤٠١ - ٤٤٣هـ/ ١٣٠١ - ١٣٤٣ء) - البدايه و النهاية - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٨ء -
- ١٨ - ابن كثير، ابو القداء اسماعيل بن عمر (٤٠١ - ٤٤٣هـ/ ١٣٠١ - ١٣٤٣ء) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفه، ١٣٠٠هـ/ ١٩٨٠ء -
- ١٩ - ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩ - ٢٤٣هـ/ ٨٢٣ - ٨٨٤ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٩هـ/ ١٩٩٨ء -
- ٢٠ - ابو داود، سليمان بن اشعث سجستاني (٢٠٢ - ٢٤٥هـ/ ٨١٤ - ٨٨٩ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣١٣هـ/ ١٩٩٣ء -
- ٢١ - ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيسابوري (٢٣٠ - ٣١٢هـ/ ٨٣٥ -

- ۳۳- یحییٰ، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۲ء)۔ دلائل النبوة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۳۴- یحییٰ، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۲ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکتبہ دار الباز، ۱۳۱۳ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۳۵- یحییٰ، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۲ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۳۶- یحییٰ، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۳-۳۵۸ھ/۹۹۳-۱۰۶۲ء)۔ الاعتقاد، بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۳۰۱ھ۔
- ۳۷- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۲۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔
- ۳۸- جرجانی، ابو القاسم حمزہ بن یوسف (۳۲۸ھ/۳۳۵ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۳۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۳۹- طاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۳۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۳ء)۔ المسند رک علی الحسنین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۴۰- حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۳-۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۳۰۱ھ۔
- ۴۱- حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱)۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ۱۹۹۲ء۔
- (۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر ان کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔
- ۴۲- طبری، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن اعجمی ابو الوفا الطرابلسی (۴۵۳ھ/۸۶۱ء)۔ الکشف الحثیث۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب + مکتبۃ النهضة العربیہ، ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۴۳- حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۳ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المثنیٰ۔
- ۴۴- خلیف بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-

- ۴۴- خلیف بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔
- ۴۵- خلیف بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ موضع ادمام الجمع والتفریق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۰۷ھ۔
- ۴۶- خال، ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، (۳۳۳-۳۱۱ھ)۔ السنہ۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۳۱۰ھ۔
- ۴۷- دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر (۳۰۶ھ/۳۸۵ھ)۔ سؤالات حمزہ۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۳۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۴۸- دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱-۲۵۵ھ/۷۹۷-۸۲۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۳۰۷ھ۔
- ۴۹- دولابی، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۳-۳۱۰ھ)۔ الذریۃ الظاہرہ النبویہ۔ کویت: الدار السلفیہ، ۱۳۰۷ھ۔
- ۵۰- ویلی، ابو شجاع شیردیہ بن شہر دار بن شیردیہ بن فناخسرو ہمدانی (۳۳۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ القردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔
- ۵۱- ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میرا اعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۱۳ھ۔
- ۵۲- ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ معجم المحدثین۔ طائف، سعودی عرب: مکتبۃ الصدیق، ۱۳۰۸ھ۔
- ۵۳- ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳-۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔
- ۵۴- روایانی، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۳۱۶ھ۔
- ۵۵- زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی

١٠٥٥-١١٢٢ هـ/١٦٣٥-١٧٤١) - شرح الموطأ - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،

١٣١١ هـ -

٥٦ - زيلعي، أبو محمد عبدالله بن يوسف خفي (م ٤٦٢ هـ) - نصب الرعية لأحداث الهداية - مصر: دار الحديث، ١٣٥٤ هـ -

٥٧ - زيد بغدادى، أبو اسماعيل، حماد بن اسحاق بن اسماعيل (م - ٢٦٤ هـ) - تركته النبي ﷺ والسبل التي وجهها فيها - ١٣٠٣ هـ -

٥٨ - سقاي، شمس الدين محمد بن عبدالرحمن (٨٣١ هـ/٩٠٢) - إحتساب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ ودوى الشرف - بيروت، لبنان: دار المدينة، ١٣٣١ هـ/٢٠٠١ -

٥٩ - سيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١ هـ/١٣٣٥-١٥٠٥) - انصاف الكبري - فيصل آباد، باكستان: مكتبة نوريه رضويه -

٦٠ - سيوطي، جلال الدين أبو الفضل عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد بن أبي بكر بن عثمان (٨٣٩-٩١١ هـ/١٣٣٥-١٥٠٥) - الدر المنثور في التفسير بالماثور - بيروت، لبنان: دار المعرفة -

٦١ - شبلنجي، شيخ مؤمن بن حسن مؤمن (١٢٥٢ هـ/١٨٣٦) - نور الابصار في مناقب آل بيت النبي المختار ﷺ - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٣٠٩ هـ/١٩٨٩ -

٦٢ - شوكانى، محمد بن علي بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠ هـ/١٨٣٣-١٧٦٠) - فتح القدير - مصر: مطبع مصطفى البابي الحلبي وأولاده، ١٣٨٣ هـ/١٩٦٣ -

٦٣ - شوكانى، محمد بن علي بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠ هـ/١٨٣٣-١٧٦٠) - نيل الاوطار شرح منتهى الاخبار - بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٣٠٢ هـ/١٩٨٢ -

٦٤ - شوكانى، محمد بن علي بن محمد (١١٤٣-١٢٥٠ هـ/١٨٣٣-١٧٦٠) - در السحاب في مناقب القرابة والصحابه - دمشق: دار الفكر، ١٣٩٣ هـ/١٩٨٣ -

٦٥ - شيباني، أبو بكر أحمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٤ هـ/٨٢٢-٩٠٠) - الآحاد والثاني - رياض، سعودي عرب: دار الراية، ١٣١١ هـ/١٩٩١ -

٦٦ - شيباني، أبو بكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيباني (٢٠٦-٢٨٤ هـ/٨٢٢-٩٠٠) - السنن - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٠ هـ -

٦٧ - صنعاني، محمد بن اسماعيل (٤٤٣-٨٥٢ هـ) - سبل السلام شرح بلوغ المرام - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٣٤٩ هـ -

٦٨ - صيدادى، محمد بن أحمد بن جبر، أبو الحسين (٣٠٥-٣٠٢) - معجم الشيوخ - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٣٠٥ هـ -

٦٩ - طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٤٣-٩٤١) - المعجم الاوسط - رياض، سعودي عرب: مكتبة المعارف، ١٣٠٥ هـ/١٩٨٥ -

٧٠ - طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٤٣-٩٤١) - المعجم الصغير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٠٣ هـ/١٩٨٣ -

٧١ - طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٤٣-٩٤١) - المعجم الكبير - موصل، عراق: مطبع الزهراء الحديث -

٧٢ - طبراني، سليمان بن أحمد (٢٦٠-٣٦٠ هـ/٨٤٣-٩٤١) - المعجم الكبير - القاهرة، مصر: مكتبة ابن تيمية -

٧٣ - طبري، أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (٢٢٣-٣١٠ هـ/٨٣٩-٩٢٣) - جامع البيان في تفسير القرآن - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٠٠ هـ/١٩٨٠ -

٧٤ - طحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامه بن سلمه بن عبد الملك بن سلمه (٢٢٩-٣٢١ هـ/٨٥٣-٩٣٣) - شرح معاني الآثار - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٩٩ هـ -

٧٥ - طحاوي، أبو داود سليمان بن داود جارود (١٣٣-٢٠٣ هـ/٤٥١-٨١٩) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفة -

٧٦ - عبد بن حميد، أبو محمد بن نصر الكشي (م ٢٣٩ هـ/٨٦٣) - المسند - القاهرة، مصر: مكتبة السنن - ١٣٠٨ هـ/١٩٨٨ -

٧٧ - عبدالرزاق، أبو بكر بن همام بن نافع صنعاني (١٢٦-٢١١ هـ/٤٣٣-٨٢٦) - المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامي، ١٣٠٣ هـ -

٨- عجوني، ابو القداء اسماعيل بن محمد بن عبد البهادي بن عبد الغني جراحي (١٠٨٤-١١٦٢هـ)
١٦٤٦-١٤٣٩هـ- كشف الخفاء وحزيل الالباس- بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة،
١٣٥٥هـ-

٩- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٤٢-
١٣٣٩هـ)- الاصابه في تمهيد الصحابه- بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٣١٢هـ/١٩٩٢هـ-
٨٠- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٤٢-
١٣٣٩هـ)- تظليق التعليق على صحيح البخاري- بيروت- لبنان: المكتب الاسلامي + عمان +
أردن: دار عمار، ١٣٥٥هـ-

٨١- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٤٢-
١٣٣٩هـ)- تلخيص الجهر- مدينة منوره، سعودي عرب: ١٣٨٣هـ/١٩٦٣هـ-
٨٢- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٤٢-
١٣٣٩هـ)- تهذيب الهند- بيروت، لبنان، دار الفكر، ١٣٥٣هـ/١٩٨٣هـ-
٨٣- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٤٢-
١٣٣٩هـ)- لسان الميزان- بيروت، لبنان، مؤسسة الأمل للطباعة ١٣٥٦هـ
١٩٨٦هـ/

٨٣- عسقلاني، احمد بن علي بن محمد بن محمد بن علي بن احمد كناني (٤٤٣-٨٥٢هـ/١٣٤٢-
١٣٣٩هـ)- فتح الباري- لاهور، باكستان: دار نشر المكتب الاسلامي، ١٣٥١هـ/١٩٨١هـ-
٨٥- قرطبي، ابو عبد الله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى أموي (٢٨٣-٣٨٠هـ/٨٩٤-٩٩٠هـ)-
الجامع لاحكام القرآن- بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي-

٨٦- قزويني، عبد الكريم بن محمد الرافعي- التدوين في أخبار قزوين- بيروت، لبنان: دار الكتب
العلمية، ١٩٨٤هـ-

٨٧- قيسراني، محمد بن طاهر بن القيسراني (٣٢٨هـ/٥٥٠هـ)- تذكرة الحفاظ- الرياض،
سعودي عرب: دار الصميعي، ١٣١٥هـ-

٨٨- محالي، ابو عبد الله حسين بن اسماعيل بن محمد بن اسماعيل بن سعيد بن ابان نضحي (٢٣٥-

٣٣٠هـ/٨٣٩-٩٣١هـ)- الاماني- عمان + اردن + الدمام: المكتبة الاسلامية + دار ابن
القائم، ١٣١٢هـ-

٨٩- محبت طبري، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (٦١٥-٦٩٣هـ/
١٢١٨-١٢٩٥هـ)- ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى- جدة، سعودي عرب: مكتبة
الصحابة، ١٣١٥هـ/١٩٩٥هـ-

٩٠- مزي، ابو الحجاج يوسف بن زكي عبد الرحمن بن يوسف بن عبد الملك بن يوسف بن علي
(٦٥٣-٨٣٢هـ/١٢٥٦-١٣٣١هـ)- تهذيب الكمال- بيروت، لبنان: مؤسسة
الرسالة، ١٣٥٠هـ/١٩٨٠هـ-

٩١- مسلم، ابن الحجاج قشيري (٢٠٦-٢٦١هـ/٨٢١-٨٤٥هـ)- الصحيح- بيروت، لبنان: دار
احياء التراث العربي-

٩٢- مقدسي، محمد بن عبد الواحد ضبلي (م ٦٣٣هـ)- الاحاديث المختارة- مكة المكرمة، سعودي
عرب: مكتبة النهضة الحديثة، ١٣١٠هـ/١٩٩٠هـ-

٩٣- مقرئ، ابو بكر محمد بن ابراهيم (٢٨٥هـ/٣٨١هـ)- الرخصة في تقبيل اليد- الرياض، سعودي
عرب: دار العاصمة، ١٣٥٨هـ-

٩٣- منادى، عبد الرؤف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين (٩٥٢-١٠٣١هـ/
١٥٣٥-١٦٢١هـ)- فيض القدير شرح الجامع الصغير- مصر: مكتبة تجارية كبرى، ١٣٥٦هـ-

٩٥- منذري، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله بن سلامه بن سعد (٥٨١-٦٥٦هـ/
١١٨٥-١٢٥٨هـ)- الترغيب والترهيب- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣١٤هـ-

٩٦- نسائي، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥هـ)- السنن- حلب، شام: مكتب
المطبوعات الاسلامية، ١٣٥٦هـ/١٩٨٦هـ-

٩٧- نسائي، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥هـ)- السنن الكبرى- بيروت، لبنان:
دار الكتب العلمية، ١٣١١هـ/١٩٩١هـ-

٩٨- نسائي، احمد بن شعيب (٢١٥-٣٠٣هـ/٨٣٠-٩١٥هـ)- فضائل الصحابة- بيروت،
لبنان: دار الكتب العلمية، ١٣٥٥هـ-

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف (دسمبر 2005ء تک)

B. الحديث

A. قرآنیات

01. عرْفَانُ الْقُرْآن (ترجمہ پارہ 1 تا 30، 29، 30)
02. عرْفَانُ الْقُرْآن (ترجمہ پارہ 30 تا 30 جلد)
03. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ، جزو اول)
04. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرہ)
05. حکمت استعاذہ
06. تسمیۃ القرآن
07. معارف الکون
08. فلسفہ تسمیہ
09. معارف اسم اللہ
10. منہاج العرفان فی لفظ القرآن
11. لفظ رب العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
12. صفیہ رحمت کی شانِ امتیاز
13. اسمائے سورۃ فاتحہ
14. سورۃ فاتحہ اور تصور ہدایت
15. اسلوب سورۃ فاتحہ اور نظام فکر و عمل
16. سورۃ فاتحہ اور تعلیمات طریقت
17. سورۃ فاتحہ اور انسانی زندگی کا اعتقادی پہلو
18. شانِ اولیت اور سورۃ فاتحہ
19. سورۃ فاتحہ اور حیاتِ انسانی کا عملی پہلو (تصور عبادت)
20. سورۃ فاتحہ اور تعمیر شخصیت
21. فطرت کا قرآنی تصور
22. لا اِکْرَاهَ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ”کنز الایمان“ کی فنی حیثیت
24. الأربعین فی فضائل النبی الامین ﷺ
25. الأربعین: بُشْرَى لِلْمُؤْمِنِینَ فی شفاعۃ سید المرسلین ﷺ
26. السیف الجلی علی منکر ولایۃ علیؑ
27. القول المعبر فی الإمام المنتظرؑ
28. الأربعین: الدرة البيضاء فی مناقب فاطمة الزهراء سلام اللہ علیہا
29. الأربعین: مرج البحرين فی مناقب الحسين علیہما السلام
30. الأربعین: القول الوثیق فی مناقب الصديقؑ
31. الكنز الثمین فی فضيلة الذکر و الذاکرین
32. البدر النعام فی الصلوة علی صاحب الدُّنُو و المقام ﷺ
33. تَكْمِیلُ الصَّحِیْفَةِ بِأَسَانِیدِ الْحَدِیْثِ فی الإمام ابی حنیفۃؑ
34. الأنوار النبویة فی الأسانید الحنفیة (مع أحادیث الإمام الأعظمؑ)
35. الجَنَاحُ السُّوِّیُّ مِنَ الْحَدِیْثِ النَّبَوِیِّ (عربی متن، اردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج)
36. القولُ الصَّوابُ فی مناقبِ عَمَرَ بن الخطَّابؑ

۹۹۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ عمل الیوم و الیلة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۰۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرّی بن حسن بن حسین بن محمد بن جعد بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ تہذیب الاسماء و اللغات۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۱۔ یحییٰ، ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر (م ۹۷۳ھ)۔ الصوائق المحرّقة علی أصل الرقص والاضلال والنزعة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۹۹۷ء۔

۱۰۲۔ یحییٰ، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۳۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۰۳۔ یحییٰ، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ موارد الطمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۰۴۔ ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م ۹۷۵ھ)۔ کنز العمال فی سنن الافعال والاّوال۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

98. نور الأبصار بذكر النبي المختار ﷺ
99. تذکار رسالت
100. ذکر مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)
101. فضیلت ورود و سلام
102. ایمان کا مرکز و محور (ذات مصطفیٰ ﷺ)
103. عشق رسول ﷺ: وقت کی اہم ضرورت
104. عشق رسول ﷺ: استحکام ایمان کا واحد ذریعہ
105. غلامی رسول: حقیقی تقویٰ کی اساس
106. تحفہ ناموس رسالت
107. اسیرانِ مجال مصطفیٰ ﷺ
F. ختم نبوت
108. مناظرہ و نمازک
109. عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت
110. عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
111. مرزائے قادیان اور تشریح نبوت کا دعویٰ
112. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت
113. عقیدہ ختم نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف
G. عبادات
114. ارکان اسلام
115. فلسفہ نماز
116. آداب نماز
117. نماز اور فلسفہ اجتماعیت
118. نماز کا فلسفہ سحران
119. فلسفہ صوم
120. فلسفہ و احکام حج
73. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوم)
74. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارم)
75. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)
76. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)
77. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
78. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
79. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
80. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)
81. سیرت نبوی ﷺ کا علمی فیضان
82. سیرت نبوی ﷺ کی تاریخی اہمیت
83. سیرت نبوی ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اہمیت
84. قرآن اور سیرت نبوی ﷺ کا نظریاتی و انتظامی فلسفہ
85. قرآن اور مسائل نبوی ﷺ
86. نور محمدی: خلقت سے ولادت تک (میلاد نامہ)
87. میلاد النبی ﷺ
88. تاریخ مولد النبی ﷺ
89. مولد النبی ﷺ عند الأئمة و المحدثین
90. فلسفہ سحران النبی ﷺ
91. حسن سرپائے رسول ﷺ
92. اسائے مصطفیٰ ﷺ
93. خصائص مصطفیٰ ﷺ
94. مسائل مصطفیٰ ﷺ
95. برکات مصطفیٰ ﷺ
96. معارف الشفاء بصرف حقوق المصطفیٰ ﷺ
97. تحفۃ السرور فی تفسیر آیۃ نور

37. رَوْضُ الْجَنَانِ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ
38. كَنْزُ الْمُطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
39. الْمَرْفَاقُ فِي فَصَائِلِ وَ آدَابِ الْقُرْآنِ
40. صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ السُّنَّةِ وَالْفَقْهِ الْحَنَفِيِّ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز﴾
41. التَّصَوُّبُ فِي صَلَاةِ الشَّرَاحِ وَ مِمَّا رَكَعَتْ لِمَا تَرَادَّجَ كَا ثُبُوتِ
42. الدُّعَاءُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا﴾
43. الْإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْعَرُورَاءِ ﴿گستاخان رسول احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾
44. الثَّبَاتُ فِي الْحُقُوقِ وَ الْآدَابِ ﴿انسانی حقوق و آداب احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾
45. الثَّبَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَ الْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾
46. الْعَبْدِيَّةُ فِي الْحَضَرَةِ الصَّمَدِيَّةِ ﴿بارگاہ الہی سے تعلق بندگی﴾
C. ایمانیات
47. ارکان ایمان
48. ایمان اور اسلام
49. شہادت توحید
50. حقیقت توحید و رسالت
51. ایمان بالرسالت
52. ایمان بالکتاب
53. ایمان بالقدر
54. ایمان بالآخرت
55. مومن کون ہے؟
56. منافقت اور اس کی علامات
D. اعتقادات
57. عقیدہ توحید اور حقیقت شرک
58. تصور بدعت اور اس کی شرعی حیثیت
59. حیاء النبی ﷺ
60. مسئلہ استنساخ اور اس کی شرعی حیثیت
61. تصور استنساخ
62. عقیدہ توسل
63. عقیدہ شفاعت
64. عقیدہ علم غیب
65. شہر مدینہ اور زیارت رسول ﷺ
66. ایصالِ ثواب اور اس کی شرعی حیثیت
67. خوابوں اور بشارت پر اعتراضات کا علمی محاکمہ
68. تسلیم کیا ہے؟
69. منہاج العقائد
70. البدعة عند الأئمة و المحدثین (بدعت ائمہ و محدثین کی نظر میں)
E. سیرت و فضائل نبوی ﷺ
71. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (جلد اول)
72. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دوم)

H. فہمیات

121. نص اور تعبیر نص
122. تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب
123. اجتہاد اور اس کا دائرہ کار
124. عصر حاضر اور فلسفہ اجتہاد

125. تاریخ فقہ میں ہدایہ اور صاحب ہدایہ کا مقام
126. الحکم الشرعی
127. منہاج شریعت

I. روحانیات

128. اطاعت الہی
129. ذکر الہی
130. محبت الہی
131. خشیت الہی اور اس کے تقاضے
132. حقیقت تصوف (جلد اول)
133. اسلامی تربیتی نصاب (جلد اول)
134. اسلامی تربیتی نصاب (جلد دوم)
135. سلوک و تصوف کا عملی دستور

136. اخلاق الانبیاء

137. تذکرے اور صحبتیں

138. حسن اعمال

139. حسن احوال

140. حسن اخلاق

141. صفائے قلب و باطن

142. فناء قلب اور اس کا علاج

143. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

144. ہر شخص اپنے نفسِ عمل میں گرفتار ہے

145. ہمارا اصلی وطن

146. تربیت کا قرآنی منہاج

147. جرم، توبہ اور اصلاح احوال

148. طبقات العباد

149. حقیقت احکام

J. اوراد و وظائف

150. الفیوضات المحمدیہ ﷺ

151. الأذکار الإلهیة

152. دلائل البرکات فی التہیات و الصلوات

153. مناجات امام زین العابدین علیہ السلام

K. علمیات

154. اسلام کا تصور علم

155. علم..... توحیدی یا تجزیاتی

156. دینی اور لادینی علوم کے اصلاح طلب پہلو

157. تعلیمی مسائل پر انٹرویو

L. اقتصادیات

158. معاشی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل

159. بلا سود بنکاری کا عبوری خاکہ

160. بلا سود بنکاری اور اسلامی معیشت

161. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

M. جہادیات

162. حقیقت جہاد

163. جہاد بالمال

164. فلسفہ شہادت امام حسین علیہ السلام

165. شہادت امام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

166. شہادت امام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

167. ذبح عظیم (ذبح اسماعیل علیہ السلام) سے ذبح

حسین علیہ السلام تک

N. فکریات

168. قرآنی فلسفہ انقلاب (جلد اول)

169. قرآنی فلسفہ انقلاب (جلد دوم)

170. اسلامی فلسفہ زندگی

171. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

172. منہاج الافکار (جلد اول)

173. منہاج الافکار (جلد دوم)

174. منہاج الافکار (جلد سوم)

175. ہمارا دینی زوال اور اس کے تدارک کا سہ جہتی

منہاج

176. ایمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اس کا تدارک

177. دور حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

178. خدمتِ دین کی توفیق

179. قرآنی فلسفہ تبلیغ

180. اسلام کا تصور اعتدال و توازن

181. لو جو ان نسل دین سے دور کیوں؟

182. تحریک منہاج القرآن: ”افکار و ہدایات“

183. تحریک منہاج القرآن: انٹرویوز کی روشنی میں

184. تحریک منہاج القرآن کی انقلابی فکر

185. روایتی سیاست یا معضوئی انقلاب.....!

186. اجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

187. انہم انٹرویو

O. انقلابیات

188. نظام معضوئی (ایک انقلاب آفریں پیغام)

189. حصول مقصد کی جدوجہد اور نتیجہ خیزی

190. منتہی انہ جدوجہد اور اس کے نتائج

191. منتہی انقلاب اور معضوئی انقلاب

192. قرآنی فلسفہ عروج و زوال

193. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

194. سفر انقلاب

195. معضوئی انقلاب میں طلبہ کا کردار

196. سیرت النبی ﷺ اور انقلابی جدوجہد

197. مقصد بحث انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

198. سیاسی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل

199. تصور دین اور حیات نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

200. نعوزلہ آرڈر اور عالم اسلام

201. آئندہ سیاسی پروگرام

Q. قانونیات

202. جثاقِ عدینہ کا آئینی تجزیہ

203. اسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

204. اسلامی اور مغربی تصور قانون کا تقابلی جائزہ

205. اسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

R. شخصیات

206. پیکرِ عشق رسول: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

207. فضائل و مناقب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

208. حسبِ علی کرم اللہ وجہہ لکھم

230. سلسلہ اشاعت (۳): احسان

V. عربی کتب

231. معہد منہاج القرآن

232. التصور الإسلامي لطبيعة البشرية

233. نهج التربية الاجتماعية في القرآن الكريم

234. التصور التشريعي للحكم الإسلامي

235. فلسفة الاجتهاد و العالم المعاصر

236. الجريمة في الفقه الإسلامي

237. منهاج الخطبات للعديد والجمعات

238. قواعد الاقتصاد في الإسلام

239. الاقتصاد الأربوي و نظام المصروف في الإسلام

W. انگریزی کتب

240. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an, Part 1)

241. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. I

242. The Ghadir Declaration

243. The Awaited Imam

244. Creation of Man

245. Islamic Penal System and its Philosophy

246. Beseeching for Help (Istighathah)

247. Islamic Concept of Intermediation (Tawassul)

248. Real Islamic Faith and the Prophet's Stature

249. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)

250. Spiritualism and Magnetism

251. Islam on Prevention of Heart Diseases

252. Islamic Philosophy of Human Life

253. Islam in Various Perspectives

254. Islam and Christianity

255. Islam and Criminality

256. Qur'anic Concept of Human

209. سیرت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

210. سیرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

211. سیرت سیدۃ عالم قاطبۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

212. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفہ خودی

213. حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں (دہلوی) کا علمی تعلم

214. اقبالؔ کا خواب اور آج کا پاکستان

215. اقبالؔ اور پیغام عشق رسول ﷺ

216. اقبالؔ اور تصور عشق

217. اقبالؔ کا مروجہ سون

S. اسلام اور سائنس

218. اسلام اور جدید سائنس

219. محقق کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

220. انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء

221. امر ارضی قلب سے بچاؤ کی تدابیر

222. شانِ اولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

T. عصریات

223. اسلام میں انسانی حقوق

224. حقوق والدین

225. اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

226. عصر حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

U. تعلیماتِ اسلام (سیرین)

227. سلسلہ اشاعت (۱): تعلیماتِ اسلام

228. سلسلہ اشاعت (۲): ایمان

229. سلسلہ اشاعت (۳): اسلام

”سیدنا علیؑ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہوگا جسے آپ حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر غلہ ہزار غلوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہوگا: محمد کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل میت، تمام تر کرامت اور وافر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دُلبہن کی طرح سجا کر ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔“

”حضرت ابوالیوب انصاریؒ سے روایت ہے: سرودِ قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندادینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ پہل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گزر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حورِ مہین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادماں ہوں گی۔“



منہاج القرآن پبلیکیشنز

365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: +92-42-5168514, UAN: 111-140-140, Fax: 5168184
Yousaf Market Ghazni Street 38 Urdu Bazar Lahore Ph: 7237695
www.minhaj.org, sales@minhaj.org

